جلد : ۴۱/۷۶
نمبر : ۶۸
حضرت بانیٔ سلسلہ نمبر
اتوار

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون : ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴

۷ رمضان المبارک ۱۴۱۱ ھجری
۲۴ امان ۱۳۷۰ ہش
۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پُر معارف منظوم کلام

درسِ توحید

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سُورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ | قیمت ۵ روپے

۲۴ امان ۱۳۷۰ہش ۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء

ہمدردی بنی نوع انسان

حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ کے دل میں بنی نوع انسان کے لئے جو ہمدردی تھی اس کے پیشِ نظر آپ فرماتے ہیں: "یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ میں پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ کوئی اس پر عمل کرتا ہے نہیں۔

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسبِ حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں۔ میں اپنے نفس میں انتہاء درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ رُک نہیں سکتا"۔

فی الوقت دُنیا جس تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور خلیج کی جنگ نے دُنیا کے امن کو جس طرح تباہ و برباد کیا ہے اس کے پیشِ نظر حضرت امام جماعت۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے متعدد خطبوں میں اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ دُنیا کو جس ہمدردی کی ضرورت ہے وہ صرف اور صرف احمدیہ جماعت سے مل سکتی ہے۔ ہم دُعائیں کریں اور دردِ دل سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ دُنیا کو امن عطا کرے اور ایسی ہمدردی کے جوش سے کریں جس کا اظہار حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اُوپر دیئے گئے اقتباس میں فرمایا ہے۔ ہمارا احمدی ہونا اس کا تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے اندر حضرت بانیؑ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہمدردی کے جوش کے تتبع میں دُنیا سے ہمدردی رکھیں تا سب لوگ امن سے زندگی گذار سکیں۔

خُدا کا ذکر کرو اور خُدا کی بات سنو
ہر ایک فردِ بشر سے تمہیں محبت ہو
ہیں سب عیال خُدا کی تو پھر بتاؤ تم
جو ہو تو کیوں کسی بھائی سے اپنے نفرت ہو

ـــــ ابوالاقبال

رات کی تاریکیوں کو جب مٹا دیتا ہے تُو
صبح کے سورج سے دُنیا جگمگا دیتا ہے تُو

ہے تری آواز افسردہ دلی کا اِک علاج
اپنے اذنِ خاص سے مُردے جِلا دیتا ہے تُو

دُھول چہروں کی عجب انداز سے ہوتی ہے صاف
جب ہوا اپنی محبت کی چلا دیتا ہے تُو

اِک حیاتِ نَو تری چٹکی میں آجانے کا نام
زندگی فانی سہی، اس کو بقا دیتا ہے تُو

تُو جسے کہدے کہ میرا بن کے میرا کام کر
ہر سعادت مند کو اُس کا بنا دیتا ہے تُو

سازشیں ہوتی ہیں جب ایذا دہی کے واسطے
اُس کے چاروں سمت پہرہ سا بٹھا دیتا ہے تُو

آسمانوں سے بھی آتی ہے صدا تحسین کی
جب زمیں والوں کو کچھ اس کا پتہ دیتا ہے تُو

کچھ تو ہو جاتے ہیں اُس کے ساتھ تیرے نام پر
کچھ عداوت کے لئے پیچھے لگا دیتا ہے تُو

بزم میں لاتا ہے تُو جس پر پڑے تیری نظر
اور نظر سے جو گرے، اس کو اُٹھا دیتا ہے تُو

بھیجتا ہے جب کسی کو صُلحِ کُل کے واسطے
جیسا اب ماحول ہے ویسا بنا دیتا ہے تُو

تُو نسیمِ بے نوا کے منہ میں رکھتا ہے زباں
اُس کی باتوں کو بھی تاثیرِ دُعا دیتا ہے تُو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی منتخب تحریرات

اے سننے والو! سُنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں... جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے... وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفاتِ کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامدِ حقہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا اور مبدء ہے تمام فیضوں کا اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور متصف ہے ہر ایک کمال سے اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیت صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰)

خدا کا اپنے وفا شعار بندوں سے سلوک

درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے ان کو ہلاک کر دوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔ اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابلِ شرم منصوبوں کے وقت اس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور ان کی بدی سے راست بازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے۔ وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ مقدمہ صفحہ ۱۹، ۲۰)

توحید ایک نُور ہے جو آفاقی اور انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اور اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصور کرے اور دعا میں لگا رہے۔ تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۸-۱۱۹)

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

(روحانی خزائن جلد ۶ برکات الدعا صفحہ ۱۰-۱۱)

کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور، بیکس، امی، یتیم تنہا غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں ہر ایک قوم پوری پوری طاقت مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی، ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حججِ واضحہ سے سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں اور پھر باوجود بیکسی اور غریبی کے زور بھی ایسا دکھایا کہ بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو بٹھایا۔ اگر یہ خدا کی تائید نہیں تھی تو اور کیا تھی۔ کیا تمام دنیا پر عقل اور علم اور طاقت اور زور میں غالب آ جانا بغیر تائید الٰہی کے بھی ہوا کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱ براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۹)

جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر یک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر یک ملک کے آدمی کو، خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو، ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۵۵-۲۵۶)

آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیتِ جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ، نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم نہیں کرانا چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے اور وہ تمام آداب سکھاتا ہے کہ جن کا جاننا انسان کو انسان بننے کے لئے نہایت ضروری ہے اور ہر یک فساد کی اسی زور سے مدافعت کرتا ہے کہ جس زور سے وہ آجکل پھیلا ہوا ہے اس کی تعلیم نہایت مستقیم اور قوی اور سلیم ہے۔ گویا احکام قدرتی کا ایک آئینہ ہے اور قانون فطرت کی ایک عکسی تصویر ہے اور بینائی دل اور بصیرت قلبی کے لئے ایک آفتاب چشم افروز ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱ براہین احمدیہ صفحہ ۸۱-۸۲)

پاک جماعت کا قیام اور نصائح

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جاوے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے۔ ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر یک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۶، ۵۴۷)

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ یک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۸ نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی میر پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے برافروختہ ہوئی۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰۔ الوصیت صفحہ ۳۱۷ حاشیہ)

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۲)

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جاوے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیت صفحہ ۳۰۷)

مذاہب عالم

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

گناہ

گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پرجوش محبت اور محبانہ یاد الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانون قدرت میں تین طور سے ہے (۱) ایک محبت (۲) استغفار جس کے معنی ہیں دبانے اور ڈھکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے۔ تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا علاج توبہ ہے۔ یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمال صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۳۲۸)

ہمدردی بنی نوع انسان

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج منیر صفحہ ۲۸)

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳۴۴)

یاجوج ماجوج

یاجوج ماجوج وہ قوم ہے جو تمام قوموں سے زیادہ دنیا میں آگ سے کام لینے میں استاد بلکہ اس کام کی موجد ہے اور ان ناموں میں یہ اشارہ ہے کہ ان کے جہاز ان کی کلیں ان کی کلیں آگ کے ذریعہ سے چلیں گی اور ان کی لڑائیاں آگ کے ساتھ ہوں گی۔ اور وہ آگ سے خدمت لینے کے فن میں تمام دنیا کی قوموں سے فائق ہوں گے اور اسی وجہ سے وہ یاجوج ماجوج کہلائیں گے۔ سو وہ یورپ کی قومیں ہیں جو آگ کے فنون میں ایسے ماہر اور چابک اور یکتائے روزگار ہیں کہ کچھ بھی ضرور نہیں کہ اس میں زیادہ بیان کیا جائے پہلی کتابوں میں بھی جو بنی اسرائیل کے نبیوں کو دی گئیں یورپ کے لوگوں کو ہی یاجوج ماجوج ٹھہرایا ہے بلکہ ماسکو کا نام بھی لکھا ہے

ڈیفنس سوسائٹی میں پہلی بار
ماسٹر واچ کمپنی اینڈ ویڈیو فنکشن
ریکارڈنگ کیلئے تشریف لائیں
گھڑیوں کی سیل اور اعلیٰ سروس
سوئٹزرلینڈ کے سند یافتہ ماہرین
پتہ ماسٹر واچ کمپنی برانچ ۲
5۔ سخی پلازہ مین بولیوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ۔ لاہور

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے۔ ایم او ایل

سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ کی ابتدائی زندگی

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زندگی کے مختلف ادوار کا ذکر کرنے سے پہلے آپ کے خاندانی حالات کا مختصر ذکر ضروری ہے کیونکہ اہل علم ودانش کے نزدیک کسی شخص کا جوہر اور خوبی یہ ہے کہ وہ کسی عالی خاندان کا فرد ہو اور اس کے ساتھ عالی خاندان کا بانی ہو۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا اپنا خاندان بھی اپنے دور میں معزز تھا اور اس کے اکابرین نے خدا تعالیٰ سے بھی اپنا گہرا تعلق رکھا تھا چنانچہ آپ کے خاندان کے مورث اعلیٰ مرزا ہادی بیگ خود علم وفضل اور تفقہ فی الدین اور بے حد فیاض طبع اور شجاعت عدل و داد اور علم دوستی کے لئے اپنی قوم ودرعایا میں ممتاز اور مشارٌ الیہ تھے۔ آپ کے اسی اخلاق حسنہ اور تقویٰ و طہارت کے باعث اللہ تعالیٰ نے عظیم المرتبہ انسان کا باپ بننے کے لئے چن لیا۔

آپ اپنے وطن سمرقند سے نہ معلوم وجوہات کی بناء پر ہندوستان میں آکر پنجاب کے غیر معروف علاقہ میں ایک گاؤں میں آباد ہوئے جس کا نام اسلام پور رکھا یہ سر لیپل گریفن کے بیان کے مطابق ۱۵۳۰ء کا زمانہ ہے۔ مرزا ہادی بیگ کی نیک چلنی اور حسن اخلاق دینداری اور اسلامی غیرت کے باعث گردونواح کے ساٹھ میل کے علاقہ میں عام شہرہ ہوا اور اسلام پور اس کا صدر مقام ٹھہرا اور علاقہ کے معاشرتی امور کے فیصلہ کے لئے یہیں صدر عدالت یعنی دارالقضاء قائم ہوا اور یہ شہر اسلام پور قاضی کے طور پر معروف ہوا اور بعد میں قاضی کے بجائے قادیان ہوا۔

حضرت بانی سلسلہ کے پردادا حضرت مرزا گل محمد صاحب بھی ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے اس وقت ۸۵ گاؤں ان کے قبضہ میں تھے علاوہ ریاست وامارت کے اپنی دیانت امانت پرہیزگاری اور ہمت اور اولوالعزمی اور حمایت دین وہمدردی مسلمانان کی صفت میں بہت مشہور تھے اور مشائخ وبزرگان زمانہ سے شمار ہوتے تھے اور صاحب خوارق وکرامات تھے۔ ان کی صحبت میں بہت سے اہل اللہ، صلحاء و علماء و فضلاء قادیان میں جمع رہتے تھے۔

مرزا گل محمد صاحب کی وفات کے بعد حضرت بانی سلسلہ کے دادا مرزا عطاء محمد گدی نشین ہوئے۔ ان کا زمانہ سکھوں کی حکومت کا تھا۔ جنہوں نے سکھا شاہی اور طوائف الملوکی کا دور شروع کر رکھا تھا آپ نے اپنی ریاست کی حفاظت کی تدابیر کیں مگر قضاء و قدر کے باعث کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ سکھوں نے آپ کا کتب خانہ جلا دیا۔ ایک مسجد پر قابض ہو گئے (جو آج بھی گوردوارہ کے طور پر قادیان میں قائم ہے) چنانچہ آپ اپنے اہل و عیال کو لے کر کپور تھلہ کی ریاست میں بیگووال کے مقام پر چلے گئے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب خاندان کے سرپرست قرار پائے آپ حضرت مرزا عطاء محمد صاحب کا جنازہ قادیان لائے اور خاندانی قبرستان میں دفن کیا تھوڑا عرصہ بعد رنجیت سنگھ کا عہد شروع ہوا اگرچہ اس کا عہد مسلمانوں کے لئے مصائب ہی کا زمانہ تھا لیکن وہ بذات خود دوسرے سکھوں کی نسبت وسیع الاخلاق تھا۔ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو مہاراجہ نے قادیان واپس بلا لیا اور جدی ریاست کا صدر مقام قادیان اور پانچ اور دیہات دے دیئے انہوں نے اپنی ریاست کی پہلی سی شان وشوکت بحال کرنے کے لیے بے حد تگ و دو کی لیکن ناکامی ہی نتیجہ رہا جس کے باعث آپ ہمیشہ عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ صاحب رؤیا و کشوف تھے اور طبیب حاذق بھی تھے۔ غرباء اور عوام الناس کا مفت علاج کرتے تھے طبی پیشہ کو ذریعہ معاش بنانے سے کامل پرہیز رکھا۔ ایک دفعہ بٹالہ کا راجہ تیجا سنگھ بیمار ہوا اس کو کاربنکل کی قسم کا پھوڑا تھا کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا آپ کی توجہ اور تشخیص صائب ثابت ہوئی اللہ تعالیٰ نے اسے شفا دے دی اس نے ایک کثیر رقم اور خلعت کے علاوہ بعض دیہات دینے کی پیش کش کی لیکن آپ نے اسے حقارت کے ساتھ واپس کر دیا اور باوجود اصرار کے انکار کر دیا اور فرمایا۔

"میں ان دیہات کو علاج میں لینا اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے ہتک سمجھتا ہوں"

یاد رہے کہ یہ وہی دیہات تھے جو حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے آباؤ کی جاگیر تھے اور حضرت مرزا صاحب ان کو واپس لینے کے لئے ساری عمر کوشش کرتے رہے۔ آپ بلا تفریق مذہب و عقیدہ اور دنیاوی وجاہت ہر کس و ناقص کی طبی خدمات کرتے ہندو مسلمان امیر غریبا سب کو فیض پہنچاتے۔ دشمن بھی آپ کے فیض سے محروم نہ تھا۔

یہ مختصر تذکرہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ آپ (بانی سلسلہ احمدیہ) اعلیٰ خاندان کے فرد تھے اور عالی حسب ونسب رکھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ حالات پیدا کر کے ظاہر فرما دیا کہ اب آپ نئے خاندان کے بانی مبانی ہوں گے اور اعلیٰ اور نامور خاندان کے آپ مورث اعلیٰ ہوں گے۔ جس کی آپ کو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بشارت دے دی تھی۔

الغرض حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو حسب ونسب کے لحاظ سے دونوں خوبیاں حاصل تھیں یعنی آپ عظیم الشان انسان ہیں جو نہ صرف خود ایک عالی خاندان کے بانی ہیں بلکہ وہ خود بھی ایک عظیم الشان خاندان کے فرد ہیں۔

خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب کوئی عظیم الشان انسان دنیا میں آتے اس کی پیدائش کے ایام سے ہی بعض آثار و علامات ایسی شروع ہو جاتی ہیں جو اس وقت کے لوگوں میں بظاہر قابل توجہ اور لحاظ نہیں ہوتے مگر وہ عظیم الشان نشان ٹھہر جاتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا خاندان بھی زمانہ کی بہت سی نشیب وفراز سے گذر چکا تھا مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پیدائش کے ساتھ ہی سکھا شاہی دور کا تنزل شروع ہو گیا اور نئی حکومت قائم ہو کر اس کا استحکام شروع ہوا اور خاندان کی بہت سی تکالیف کا ازالہ شروع ہو گیا۔

آپ کے والد صاحب کی شادی اپنے خاندان کی ایک خاتون کے ساتھ ہوئی جو ایماں ضلع ہوشیارپور میں مقیم تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام چراغ بی بی تھا جو کہ حد درجہ عابدہ، زاہدہ سخی غریب پرور اور مصیبت زدگان کی مدد کے لئے ہر آن کمربستہ رہتی تھیں۔ آنے والے مہمانوں کے طعام و قیام کا بہترین انتظام کرتیں اور تمام ضروریات کا خیال رکھتیں شہر میں جو غریب بھی وفات پا جائے اس کے کفن کا انتظام خود کرتیں۔

آپ کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ آپ توام پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے ساتھ پیدا ہونے والا دوسرا بچہ لڑکی تھی جس کا نام جنت رکھا گیا تھا۔ وہ چند دنوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئی۔ آپ جمعہ کے مبارک دن میں صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی اور بعد میں حضرت اقدس۔ جمعہ کے روز پیدائش میں بھی اسرار ہیں جن کا بیان یہاں ناممکن ہے ان کا علم حاصل کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف منیف تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۱۰۱ کا مطالعہ مفید و موزوں ہوگا۔ آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا۔

آپ کے بہن بھائی

آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر تھے اور ایک لڑکی جنت آپ کے ساتھ پیدا ہو کر وفات پا چکی تھی۔ آپ کی ایک ہمشیرہ مسماۃ مراد بیگم تھیں جو نہایت عبادت گذار اور زاہدہ تھیں وہ عین شباب میں بیوہ ہو گئیں اور جب تک زندہ رہیں عبادت اور یاد الٰہی میں اپنی زندگی بسر کی۔ بڑے بھائی مرزا غلام قادر ایک رئیس آدمی تھے اور نہایت قابل اور مدبر تھے ان کی زندگی بھی اپنے والد صاحب کی طرح اکثر ہموم و غموم کی زندگی تھی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا بچپن

آپ کا بچپن نہایت ہی معصومانہ طور پر گذرا عام بچوں کی طرح کوئی شرارت، والدین کو تنگ کرنا یا کسی چیز کے لئے بضد ہونا یا عام بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول ہونا یا گالی گلوچ وغیرہ کرنا غرضیکہ کوئی ایسی قابل اعتراض عادت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ تھی بلکہ بے حد معصومانہ بچپن تھا۔ جب کہیں اپنے ننھیال جاتے تو بھی عام ہم عمر بچوں کے ساتھ بچگانہ مشاغل میں مصروف نہ ہوتے بلکہ اکیلے ہی باہر ماحول میں گھومتے پھرتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم

انگریزی کی عملداری کے اوائل میں تعلیمی مدارس کا سلسلہ ابھی جاری نہ ہوا تھا۔ لہذا عام دستور کے مطابق بڑے بڑے رئیس اور امراء اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے اپنے گھروں پر استاد بطور اتالیق رکھ لیتے تھے۔ اسی طرح بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے لئے بندوبست ہوا چنانچہ آپ کی تعلیم کے لئے قادیان ہی کے ایک فارسی خواں استاد کو مقرر کیا گیا۔ حضرت اقدس نے اپنی تعلیم کا ذکر حسب ذیل طریق پر فرمایا ہے۔

"جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے۔ اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں اس دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہیئے کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے اور نیز ان کا یہ بھی مطلب تھا کہ میں اس شغل سے الگ ہو کر ان کے ہموم و غموم میں شریک ہو جاؤں۔"

ایام طالب علمی میں آپکا دستور عمل

سید مولوی گل علی شاہ صاحب بٹالہ کے رہنے والے تھے اور شیعہ مذہب کے معلم تھے جب آپ قادیان میں پڑھاتے تھے تو بعض اور بچے اس خاندان کے بھی ان کے پاس پڑھتے تھے۔ اس وقت کے حالات دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ مرزا صاحب مطالعہ میں مصروف رہتے اور بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے کا آپ کو کوئی شوق نہ تھا۔ ان ایام میں عام طور پر کشتی، کبڈی مگدر اور موگری اٹھانے کے کھیل مروج تھے اور اس کے ساتھ بیٹر بازی مرغ بازی بھی بکثرت تھی مگر مرزا صاحب بالطبع ان کھیلوں سے متنفر تھے اور کسی شخص نے بیان نہیں کیا کہ اس نے کبھی ان کو لڑکوں میں کھیلتے ہوئے کسی کے ساتھ لڑتے جھگڑتے کبھی دیکھا ہو۔ آپ کو اگر کوئی مرغوب خاطر تھی تو وہ خانۂ خدا اور قرآن شریف۔ خانۂ خدا میں بھی عموماً ٹہلتے رہتے۔

ان کے مکتب کے بعض طالبعلم اپنے استاد سید گل علی شاہ سے کوئی مذاق بھی کر بیٹھتے۔ ان کو حقہ پینے کی بہت عادت تھی اور اس سلسلہ میں بعض شوخ طالبعلم مذاق کر لیتے لیکن مرزا صاحب ہمیشہ ان کا ادب و احترام کرتے اور ایسی شرارتوں سے بیزار اور الگ رہتے۔ باقی ہم مکتب تو درس کے بعد کھیل کود اور دیگر مشاغل میں مصروف ہو جاتے لیکن آپ نہ صرف اپنے اسباق کو ازبر کرتے بلکہ ساتھیوں کو بھی سبق دے دیتے اور زائد وقت مطالعہ کتب میں گذارتے۔ خصوصاً قرآن مجید کی تلاوت کا آپ کو شغف تھا اور حقیقی محبت آپ اکثر وقت بیت الذکر میں ہی گذارتے اور نماز و عبادات کے بعد قرآن مجید کو نہایت تدبر اور گہرے غور و فکر سے پڑھتے اور قرآن مجید کے مطالب پر اپنے ذوق کے مطابق نشان لگاتے جاتے آپ کے فرزند مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے کہ شاید اس قرآن کو دس ہزار مرتبہ آپ نے پڑھا ہوگا۔

مکتب کے زمانہ میں تحفۃ الہنود اور خلعت الہنود وغیرہ کتابیں اور سنی اور شیعہ اور عیسائی اور مسلمانوں کے مناظرہ کی کتابیں دیکھا کرتے تھے۔ اور ہمیشہ آپ کا ارادہ تھا کہ کل مذاہب کی تردید میں کتابیں لکھ کر شائع کریں۔

بچپن میں ہی نماز کی خواہش اور دعاؤں پر فطرتی ایمان:۔ تیرھویں صدی فیج اعوج کا زمانہ تھا۔ ایمان گویا ثریا پر اٹھ چکا تھا۔ مسلمانوں میں اپنی حرارت بہت ہی کم ہو گئی تھی۔ حضرت بانی سلسلہ کا خاندان بھی ان اثرات سے خالی نہ تھا۔ اس خاندان میں بہت سی بدعات نے جگہ لے رکھی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی فطرت ایسی واقع ہوئی تھی کہ بہت ہی چھوٹی عمر میں آپ کو نماز کا شوق پیدا ہو گیا تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پہلی شادی

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پہلی شادی جس طور پر ہوئی وہ اس خاندان کی روایات اور رسم و رواج کے لحاظ سے بالکل نرالی تھی۔ سکھا شاہی کے باعث اس زمانہ میں مسلمانوں کو نہ صرف دین و مذہب کی طرف سے لاپرواہی پیدا ہو گئی تھی بلکہ لباس وضع قطع میں بھی سکھیت پیدا ہو گئی تھی دینی شعائر کے بجائے عجیب و غریب رسم و رواج کو اپنا رکھا تھا۔ خصوصاً بیاہوں اور شادیوں پر ایسے ایسے امور ہوتے تھے جو اسلام کے لئے باعث شرم ہوں چنانچہ آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی شادی اس دھوم دھام سے ہوئی کہ اس کی نظیر گرد و نواح میں نہیں ہر قسم کے رنگ راگ ایک مہینہ تک جاری رہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی شادی کے موقعہ پر خلاف شریعت ایک رسم بھی نہ ہو سکی۔

حضرت بانی سلسلہ کے خسر مرزا جمعیت بیگ یہاں ہی رہتے تھے جو آپ کے ماموں بھی تھے جب حضرت بانی سلسلہ کی شادی کی تجویز ہوئی تو اس کے ساتھ ہی نکاح ہو گیا اور کوئی دھوم دھام اور کوئی رسم خلاف شریعت عمل میں نہ آئی۔ اس طرح شریعت کے خلاف کوئی حرکت ظہور پذیر نہ ہوئی آپ کی شادی متمول خاندانوں کے رواج کے تحت چھوٹی عمر میں ہی ہو گئی تھی۔ جب آپ سولہویں سال میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے سے نوازا جس کا نام سلطان احمد رکھا گیا۔ جو کہ حد درجہ مدبر اور اعلیٰ پائے کے عہدیداران میں شمار ہوتے۔ ادبی دنیا میں نام پیدا کیا۔ زمینداروں کی اصلاح کے لئے مفید مشوروں کا اظہار کرتے اور گورنمنٹ سے خان بہادر کا خطاب پایا۔

پھر دوسرا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام فضل احمد رکھا گیا جو لاولد ہی وفات پا گئے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ والد صاحب نے دنیاوی کاروبار میں لگائے گئے۔ آپ کے والد ماجد کی خواہش تھی کہ آپ کو ان تمام دنیاوی امور سے واقف کرادیں جو ایک بڑے زمیندار کو پیش آ سکتے تھے تاکہ وہ کسی طرح اپنے خاندان کی گم کردہ شان و شوکت اور ریاست حاصل کر سکیں۔ مگر اس قسم کے دنیاوی دھندے ان کی طبیعت کے میلان سے دور تھے۔ اور آپ بالطبع ان امور سے بیزار تھے پھر بھی والد صاحب کی اطاعت اور فرمانبرداری کا کامل نمونہ دکھاتے ہوئے جہاں کہیں بھی وہ مقدمات کی پیروی کے لئے بھجواتے چلے جاتے تھے اور اپنے تئیں ان خدمات میں لگا دیا اور ان کے لئے دعا بھی کرتے رہتے تھے۔

ان مقدمات کی پیروی کے لئے آپکو ڈلہوزی اور لاہور تک سفر کرنے پڑے اور ڈلہوزی تک متواتر پیدل جاتے رہے۔ جبکہ اس زمانہ میں راستوں اور سڑکوں کا اہتمام نہ تھا۔ پھر پہاڑی قوموں کی معاشی و سوشل زندگی بھی قابل اعتراض ہی ہوتی تھی۔ باوجود اپنی وجاہت خوبصورتی اور زمانہ شباب کے ایسے مقامات سے اسی طرح معصوم آتے جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے۔ آپ ان ایام کے عجائبات کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زاروں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزا آتا میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لئے وہاں اچھا موقع ملتا ہے۔"

مقدمات میں تعلق باللہ

مقدمات کا یہ سلسلہ بہت لمبا تھا۔ چیف کورٹ تک جانا پڑتا تھا عام طور پر مدعی اور مدعا علیہ کو مقدمات کی پیشی کے وقت اضطراب ہوتا ہے لیکن آپ نہایت اطمینان کے ساتھ مقدمات کے لئے جاتے اور محض اطاعت والد کے فرض کے ادا کرنے کی نیت ہوتی لیکن آپ نے ان مقدمات کے دوران کبھی نماز قضا نہیں کی۔ عین کچہری میں آپ نماز کے وقت اس طرح مشغول ہو جاتے گویا آپ کو کوئی اور کام ہی نہیں اور بسا اوقات ایسا ہوا کہ نماز میں مصروف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اور ادھر مقدمہ کے لئے طلبی ہو گئی مگر آپ اطمینان کے ساتھ نماز کی ادائیگی میں مشغول رہے۔ چنانچہ آپ خود بیان فرماتے ہیں:۔

"میں بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے گیا۔ نماز کا وقت ہو گیا اور میں نماز پڑھنے لگا۔ چپڑاسی نے آواز دی۔ مگر میں نماز میں تھا۔ فریق ثانی پیش ہو گیا اور اس نے یکطرفہ کارروائی سے فائدہ اٹھانا چاہا اور اس بات پر بہت زور دیا مگر عدالت نے پرواہ نہ کی اور مقدمہ اس کے خلاف کر دیا اور مجھے ڈگری دے دی۔ میں جب نماز سے فارغ ہو کر گیا تو مجھے خیال آیا کہ شاید حاکم نے قانونی طور پر میری غیر حاضری کو دیکھا ہو۔ مگر جب حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ میں تو نماز پڑھ رہا تھا تو اس نے کہا کہ میں تو آپ کو ڈگری دے چکا ہوں۔"

آپ کو مقدمات سے بالطبع نفرت تھی چنانچہ لاہور میں ایک مقدمہ کی خاطر گئے تھے وہاں سید محمد علی شاہ کے ہاں ٹھہرے (جو قادیان کے رئیس تھے) کھانا انہی کے گھر سے عدالت میں بھجوایا جاتا۔ ایک دن نوکر کھانا واپس لے آیا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ گھر آ کر ہی کھانے ہیں۔ چنانچہ ہشاش بشاش گھر آئے اور بتایا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ آئندہ اس کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اس زمانہ میں مقدمات کی پیروی اور زمینداری کی نگرانی میں مصروف رہے مگر یہ مصروفیت نہ تو مطالعہ سے مانع تھی اور نہ ہی یاد الٰہی میں حارج۔

تلاش روزگار

اس زمانہ میں عام طور پر شرفاء کے لڑکے بعض بڑی بڑی ریاستوں میں چلے جاتے اور وہاں بڑے بڑے عہدے حاصل کر لیتے آپ کے والد صاحب ریاست کشمیر میں ایک معزز عہدہ پر رہ چکے تھے۔ اس لئے ان کے بھتیجے کی تحریک پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور سید محمد علی شاہ صاحب تلاش روزگار کے لئے جموں گئے۔ وہاں جا کر بھی آپ کا معمول قرآن شریف کی تلاوت اور نماز کی پابندی کے سوا کچھ نہ تھا چند روز کے بعد ایک رشتہ دار جا کر آپ کو واپس لے آیا۔

آپ کے والد ماجد کو ان حالات میں خیال آیا کہ آپ کو سرکاری ملازمت میں داخل کرا دینا چاہیئے۔ شائد یہ میدان ان کی ترقی کا میدان ہو۔ چنانچہ آپ ۱۸۶۴ء میں سیالکوٹ جا کر اہلمد کی آسامی پر ملازم ہو گئے۔ آپ نے دوران ملازمت اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے ادا کئے اور اگرچہ وہ صیغہ جس میں آپ ملازم تھے شکم پروری کا بہترین ذریعہ تھا لیکن آپ کی دیانت، امانت، تقویٰ، طہارت اور نیک روش نے آپ کو ہر طرح سے بے لوث ثابت کیا۔ آپ عرصہ قیام سیالکوٹ میں دفتری اوقات کے بعد تنہائی میں اپنا وقت عبادات ریاضات اور علمی مطالعہ اور مذہبی مباحثات میں صرف کرتے۔ عام لوگوں سے ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا موجب ہوتی ہے سے پرہیز کرتے۔ آپ کی ملاقات اگر کسی سے ہوتی تو وہ علم دوست سے یا مذہبی لوگوں سے بلکہ اکثر وقت مذہبی مذاکرات میں وقت صرف کرتے۔ سیالکوٹ میں قیام کے دوران آپ نے انگریزی کی ایک دو کتابیں بھی پڑھیں۔ آپ کو اس زمانہ میں بھی مذہبی مباحثات کا بہت شوق تھا لہٰذا عیسائی پادریوں کے ساتھ مباحثہ جاری رہتا۔ پادری بٹلر صاحب جو بڑے فاضل اور محقق تھے سے مباحثہ کیا جو آپ کے سامنے خاموش ہو گئے۔ لیکن ان کے دل میں آپ کی بہت قدر تھی، جب واپس جانے لگے تو حضرت مرزا صاحب سے ملنے کے لئے کچہری میں گئے اور سیدھے جا کر مرزا صاحب کے ساتھ فرش پر ہی بیٹھے رہے اور ملاقات کر کے چلے گئے۔

میر حسن صاحب (جو علامہ اقبال کے استاد تھے) کے بیان کے مطابق اس وقت آپ کی عمر ۲۸ سال سے متجاوز نہ تھی۔

آپ ۱۸۶۸ء تک سیالکوٹ میں قیام فرما رہے اس عرصہ میں رویاء صالحہ کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور بہت سے امور کے متعلق آپ نے خواب دیکھے جو متعلقہ لوگوں کو قبل از وقت بتائے گئے اور پورے ہوئے۔ چنانچہ لالہ بھیم سین کی وکالت کے امتحان میں کامیابی اور راجہ تیجا سنگھ کی خبریں قبل از وقت بتائی گئیں جو صحیح ثابت ہوئیں۔ اپنے والد ماجد کی وفات کی خبر بھی قبل از وقت دے دی گئی جو عین وقت پر پوری ہوئی۔

آپ نے اپنے والد صاحب کی زندگی ہی میں ان کی خدمت میں ایک خط کے ذریعے مؤدبانہ درخواست کر کے زمینداری کے مقدمات کی پیروی کے لئے معذرت چاہی اور ان دنیاوی بکھیڑوں سے جان بچائی۔ اس خط میں آپ نے اپنے منشاء کو ان پر واضح کر دیا اور بقیہ عمر یاد الٰہی میں مصروف ہونے کے لئے اجازت چاہی۔

آپ کو گوشہ گزینی سے اس قدر محبت تھی کہ آپ کبھی جلوت میں نہ آتے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل مدنظر نہ ہوتی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں۔ مجھے تو کشاں کشاں میدان عالم میں انہوں نے نکالا ہے جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے۔ اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔"

آپ کی خلوت نشینی پر آپ کے ہمعصر ایک سکھ جاٹ کا بیان ہے:۔

"میں مرزا صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب (مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا رئیس یا افسر بڑے مرزا صاحب سے ملنے کے لئے آتا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ آپ کے بڑے لڑکے (مرزا غلام قادر صاحب) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا وہ جواب دیتے تھے کہ "ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ تو الگ ہی رہتا ہے۔ پھر وہ کسی کو بھیجتے کہ مرزا صاحب کو بلائے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے تھے۔ اور نہ کسی طرف دیکھتے تھے بڑے مرزا صاحب فرماتے کہ "اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا ہے۔"

آپ ملازمت کو قید خانہ سمجھتے تھے۔ سیالکوٹ کی ملازمت کے دوران ایک مرتبہ آپ کی والدہ محترمہ نے قادیان کے ایک حجام حیات نائی کے ذریعہ آپ کو چار جوڑے کپڑوں کے بھجوائے۔ آپ کی فیاض طبیعت نے ان جوڑوں میں سے ایک جوڑا اس حجام کے حوالہ کر دیا۔ حالانکہ وہ خاص اہتمام سے آپ ہی کے لئے تیار کروائے گئے تھے۔ اس حجام نے برسبیل تذکرہ آپ سے ملازمت کے متعلق عرض کیا کہ آپ کو یہ ملازمت پسند ہے؟ فرمایا۔

"قید خانہ ہی ہے۔"

قیام سیالکوٹ کے زمانہ میں آپکے زہد و اتقاء کی شہادت

سیالکوٹ میں قیام کا زمانہ آپ کے عنفوان شباب کا زمانہ تھا آپ ایک وجیہہ اور مردانہ حسن کے آئینہ دار تھے مگر آپ کی زندگی نہایت بے لوث اور پاکیزہ زندگی تھی۔ جس کا اعتراف ان لوگوں نے بھی کیا جو آپ کے دعویٰ کی قبولیت سے محروم رہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے مشہور صحافی زمیندار اخبار کے بانی مولوی سراج الدین نے زمانہ قیام سیالکوٹ میں اور اس کے بعد بھی حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کی اور آپ کی وفات کے بعد بلا خوف لومۃ لائم اپنے اخبار زمیندار میں حسب ذیل شہادت دی۔ چنانچہ قیام سیالکوٹ کے متعلق لکھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرر تھے اس وقت آپ کی عمر ۲۲-۲۴ سال کی ہوگی اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا اور عوام سے کم ملتے تھے۔

۶۸ سے ۱۸۷۵ تک کی زندگی پر ایک نظر:

آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ہی یوں تو خاص اہمیت کا حامل ہے لیکن سیالکوٹ سے واپس آنے پر ۱۸۶۸ء سے ۱۸۷۵ء بہت اہمیت

باقی صفحہ ۲۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا چوہدری محمد شریف

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور قلم

خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کی کئی انواع واقسام پیدا کی ہیں۔ ان انواع واقسام میں سے جمادات بھی ہیں اور حیوانات بھی۔ پھر حیوانات میں سے بھی کئی انواع واقسام ہیں۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک اور مچھر سے لے کر اونٹ تک اور بلی سے لے کر شیر تک گوناگوں مخلوقات ہے۔ ان کے جسم مختلف ان کے رنگ مختلف۔ ان کے کام مختلف، ان کی زندگیاں مختلف، ان کی آواز مختلف، ان کی زبان مختلف۔ ان کی عمریں مختلف اور الٰہی مخلوقات میں سے ایک انسان بھی ہے۔ جو بوقت ضرورت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے کام بھی لیتا ہے اور اس زمین میں خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہے!

انسان میں ایک قوت کلام بھی ہے یعنی جو کچھ اس کے دل و دماغ میں ہے، اسے وہ الفاظ میں اچھی طرح بیان کر سکتا ہے اور اس کا یہ کام اس کی زبان سے ہوتا ہے جو اس کے منہ میں بتیس (۳۲) دانتوں کے درمیان میں ہے اور زبان سے جہاں کئی اور کام ہیں، مثلاً کسی چیز کا ذائقہ دریافت کرنا کہ یہ چیز میٹھی ہے یا کڑوی ہے یا بے مزہ ہے۔ کھانے کو گلے سے نیچے اتار دینا یا باہر پھینک دینا ہے۔ اسی طرح اس کا سب سے بڑا کام اظہار ما فی الضمیر یعنی جو کچھ انسان کے دل و دماغ میں ہے۔ اس کا ظاہر کرنا یا بلفظ دیگر کلام کرنا ہے اور جو شخص کلام نہ کر سکتا ہو۔ اسے ناقص انسان قرار دیا جاتا ہے اور اسے اَبکم (گونگا) کہتے ہیں اور وہ دوسرے حیوانوں کی طرح ایک حیوان سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جو انسان ایسا کلام کرتا ہو، جو لوگوں کے دلوں میں اتر جاتا اور ان کے دلوں میں اثر کرتا ہو اور نہایت صاف و واضح ہو۔ اسے فصیح و بلیغ کہتے ہیں پھر اگر کلام مرتب اور منظم ہو اور لوگ اسے جلد یاد کر سکتے ہوں اور یاد کر لیتے ہوں، تو اسے اردو و فارسی میں نظم اور عربی میں شعر کہتے ہیں پھر اگر یہ شعر صرف ایک ہی ہو، تو اسے بیت کہتے ہیں اور اگر یہ منظوم کلام دس ابیات سے زیادہ ہو تو اسے عربی میں قصیدہ کہتے ہیں اور جو کلام شعر نہ ہو، اسے نثر کہا جاتا ہے اور ہر زبان جو دنیا میں بولی جاتی ہے اس میں یہ دونوں قسم کا کلام (نثر و نظم) اب تک دنیا میں موجود ہے اور موجود رہے گا اور یہ ایک فطرتی بات ہے، جو خالق فطرت کی طرف سے اس کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے اور سب ممالک میں مشہود و محسوس ہے۔

ہر ایک کلام کچھ دیر کے بعد ہوا میں اڑ جاتا ہے اور ہر ایک کلام کو، جو خواہ ایک ہی جملہ ہو یا سطر ہو، لفظ بلفظ نہ کلام کرنے والا دہرا سکتا ہے نہ سننے والا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو قلم سے اپنی بات کو کہہ لینے کا طریق سمجھا دیا!

قلم سے لکھی ہوئی بات ہوا میں نہیں اڑ جاتی بلکہ ثابت رہتی ہے۔ جب چاہیں، اس لکھے ہوئے کو دیکھ لیں۔ لفظ بہ لفظ وہ بات موجود ہوگی۔ خواہ وہ لکڑی پہ لکھی ہوئی ہو یا پتھر پر! یا لوہے اور ٹین پر یا کسی اور جامد مادہ پر! اگر یہ بات لکھی ہوئی نہ ہو اور دس آدمیوں سے وہ بات دوبارہ سنی جائے، تو ان میں اختلاف ہو جائے گا کہ کہنے والے نے کیا کہا تھا مگر لکھی ہوئی بات میں کوئی اختلاف نہ ہو سکے گا، اس لئے قدیم سے یہ سلسلہ مشیت الٰہیہ سے چلا آتا ہے کہ ہر ایک اہم بات کو لکھ کر محفوظ رکھا گیا ہے۔ بابل میں بھی اس کے آثار موجود تھے اور مصر اور چین و ایران و ہندوستان میں بھی! اور اب تک یہ اینٹ اور پتھر وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارا موجودہ زمانہ روشنی کا بھی کہ لکھی ہوئی تحریریں ساری دنیا میں کثرت سے کتب و رسائل اور اشتہارات کی صورت میں ساری دنیا میں رات دن شائع ہو رہی ہیں اور ہر قسم کے لوگ ہر قسم کے روحانی اور جسمانی علوم و عجائبات سے اپنے اپنے علم اور معرفت اور پسند کے مطابق ان تحریروں سے شب و روز مستفید ہو رہے ہیں۔

ہمارے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تیرھویں صدی ہجری کے عین درمیان (سنہ ۱۲۵۰ھ) میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ہندوستان میں سو میں سے صرف ایک آدمی پڑھا لکھا تھا۔ باقی سب ان پڑھ تھے۔ آپ نے تعلیم دو اساتذہ سے (جو آپ کے والد صاحب معظم نے یکے بعد دیگرے آپ کے لئے رکھے تھے) ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں پائی اور یونانی طب کی کچھ تعلیم اپنے والد صاحب محترم سے حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے عنفوان شباب میں تقریباً چھ سال کچہری سیالکوٹ میں بطور اہلمد کام کیا۔ اس عرصہ میں اہل دنیا کی دنیاداری کو رات دن ملاحظہ کرنے اور ان سے کنارہ کش گوشہ نشین رہنے کے بعد اپنے والد صاحب سے اجازت لے کر یہ کام چھوڑ دیا اور استعفاء دے کر قادیان آگئے اور خود منقطع الی اللہ ہو گئے اور یہ زمانہ تقریباً چالیس سال (سنہ ۱۲۹۰ھ) تک چلتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے براہین احمدیہ تالیف فرمائی جس کے لطیف اردو اور فارسی کے بڑے بڑے قصائد قابل دید و شنید ہیں یہاں تک کہ پنجاب کے ایک مسلمہ عالم و فاضل اہل حدیث اور دلی کے ایک بہت بڑے علامہ سید کے سند یافتہ شاگرد خاص نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں براہین احمدیہ پر ریویو لکھتے ہوئے کہا کہ اس کتاب کی نظیر گذشتہ تیرہ سو سال میں نہیں ملتی اور اگر کوئی شخص ہماری اس رائے کا مکذب ہو، تو اس کا فرض ہے کہ وہ براہین احمدیہ کی کوئی نظیر پیش کرے!

تالیف و تصنیف کا کام قلم سے لیا جاتا ہے۔ اس میں جو شخص کلام کرتا ہے، وہ اپنی قلم سے کرتا ہے اور قلم سے لکھی ہوئی بات ہی ایسی ہے جس میں کوئی شخص کمی و بیشی نہیں کر سکتا اور اس سے لکھے ہوئے کلام سے نہ صرف وہی نسل مستفید ہوتی ہے، جو اس وقت موجود ہوتی ہے، بلکہ بعد میں آنے والی نسلیں بھی اس سے اسی طرح سو فیصدی فائدہ حاصل کر سکتی ہیں، جیسا کہ وہ نسل جس کے زمانہ میں یہ تحریر لکھی گئی ہو خواہ وہ تحریر دینی ہو یا دنیوی!!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذمہ جو کام اللہ تعالیٰ نے لگایا تھا وہ ساری دنیا کے لئے تھا۔ آپ کو سلطان القلم فرمایا گیا۔ اور آپ کے سلطان القلم ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ نے اہل مشرق کی تینوں مستند زبانوں: اردو فارسی اور عربی میں کتب و رسائل و اشتہارات شائع کئے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے قلم کو کس طرح استعمال فرماتے تھے۔ آپ کے اوائل زمانہ میں کانا یا کلک کا قلم ہوتا تھا، جو گھس جاتا تھا اور بار بار درست کرنا پڑتا تھا اور دیسی ہاتھ کی بنائی ہوئی سیاہی ہوتی تھی۔ اس کے بعد یورپ سے لوہے کے بنے ہوئے قلم اور نب آگئے تھے۔ پھر آپ انہیں استعمال کرنے لگ گئے۔ انڈی پنڈنٹ قلم (جس میں آج کل سیاہی بھی ہوتی ہے) ابھی ایجاد نہیں ہوا تھا!

آپ فرش پر بیٹھ کر بھی لکھتے تھے اور اپنے دالان میں چلتے چلتے بھی (دو دواتیں ایک اس طرف اور دوسری اس طرف رکھ کر) اور اپنے پلنگ پر بیٹھ کر بھی لکھتے تھے اور بوقت ضرورت رات کو بھی کئی کئی موم بتیوں کی روشنی میں بھی لکھ لیا کرتے تھے! کرسی پر بیٹھ کر اور میز سامنے رکھ کر لکھنا آپ کا معمول نہیں تھا۔ ضروری خطوط بھی عموماً آپ اپنے محبوں اور مخلصوں کو خود اپنے ہاتھ سے لکھ کر ارسال فرماتے تھے اور کام کے وقت آپ کے دن اور رات میں کوئی فرق نہ تھا اور اس شب و روز تحریر اور تقریر کے باوجود آخر عمر تک آپ پہلی رات کا چاند بھی دیکھ لیا کرتے تھے اور عینک لگانے کی آپ کو ضرورت نہیں پڑی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

• قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر — گوجرانوالہ
فون ۳۹۹۷
برانچیں: • کراچی: فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: ۱-ڈ-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں لوحِ وقت پہ ہوں نقشِ جاوداں کی طرح
مری نمود نہیں خوابِ رائیگاں کی طرح

نمودِ عالمِ تازہ کی ہونے والی ہے
سنو ندا ہے کوئی حرفِ کُن فکاں کی طرح

بساطِ خاک پہ بیٹھا ہے سربلند پہاڑ
خموش، مُہر بہ لب ایک رازداں کی طرح

کڑی تھی دھوپ مگر ساتھ ساتھ چلتا تھا
وہ میرے پاس تھا ہر لمحہ پاسباں کی طرح

بہار آگئی اُس کے چمن میں آنے سے
نوا طراز ہے دل مُرغِ شادماں کی طرح

وہ پھول میری نظر سے چھپا لئے اُس نے
جو پھول میں نے اُگائے تھے باغباں کی طرح

کچھ ایسے دشمنِ جاں بھی ہیں میرے دُنیا میں
جو مجھ سے ہاتھ ملاتے ہیں مہرباں کی طرح

کوئی غریب سُناتا تھا داستاں اپنی
جو دُکھ بھری تھی بہت میری داستاں کی طرح

کسی بلا کا نہیں آسماں سے اندیشہ
خدائے پاک کی رحمت ہے سائباں کی طرح

مہ و نجوم کو لے کر مرے کنار میں آ
فراخ ہے مرا سینہ بھی آسماں کی طرح

ذرا سا کرمکِ شب تاب تھا اندھیرے میں
چمک رہا تھا مگر نورِ جاوداں کی طرح

میسّر آئی نہ خلوت، نہ جی سکا تنہا
کہ میرے دل میں بہت شور تھا جہاں کی طرح

سعید احمد اعجاز

"اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل"

(تحدیثِ نعمت کے صفحہ ۲۲۳ سے متاثر ہو کر)

وہ اِک غمِ فراق جو دن رات کھائے دل
اُس دردِ جانگداز کو کیسے چھپائے دل

آنکھیں پلک پلک پہ جلائیں چراغِ اشک
یادوں کی جب بھی شوق سے محفل سجائے دل

اہلِ چمن وہ اِک چمن آرا کہاں گیا
لایا تھا اس چمن میں جو آب و ہوائے دل

بلبل بھی سینہ چاک ہے گُل بھی ہے سینہ چاک
اس کی نوا میں جیسے ملی تھی نوائے دل

کیا خوب چیز تھا دلِ درویش کا سکوں
دل اس کی مملکت تھا وہ فرمانروائے دل

صورت نہیں کوئی کسی پہلو قرار کی
سینہ میں لے کے پھرتے ہیں پارہ بجائے دل

اُس دورِ رفتگاں کا تصوّر محال ہے
"اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل"

عبدالمنان ناہید

وقفِ نو — دعاؤں کے ثمرات

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے وقف نو کی تحریک کے سلسلہ میں فرمایا کہ۔

"ہو سکتا ہے اس نیت سے اس نذر کی برکت سے بعض ایسے خاندان جن میں اولاد نہیں پیدا ہو رہی اور ایسے میاں بیوی جو کسی وجہ سے اولاد سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ اس قربانی کی روح کو قبول فرماتے ہوئے ان کو بھی اولاد عطا فرما دے۔ خدا تعالیٰ اس سے پہلے ایسا کر چکا ہے جو انبیاء اولاد کی دعائیں مانگتے رہے ہیں۔ وقف کی خاطر مانگتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض دفعہ بڑھاپے میں بھی ان کے ہاں اولاد ہو جاتی رہی ہے جب کہ بیوی بھی بانجھ تھی اور خاوند بھی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر ادو بار عایت
بہتر تشخیص / مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۴۱۳۴

شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
دکان : ۶۴۹
رہائش : ۸۴۱

خدمت میں پیش پیش
میموریل فوٹو سروس ربوہ
اپنی فلموں کی بہترین ڈویلپنگ کروانے کے لئے تشریف لائیں

ظہیر پلاسٹک کمپنی
فون ۶۱۳۸۶۳
ہر قسم کے لفافے پلاسٹک شاپنگ بیگ اور چھتوں کیلئے پلاسٹک بازار سے بارعایت خریدیں۔
پروپرائیٹر: شیخ ظہیر احمد شاہین۔
گول امین پور بازار نزد بیت الفضل فیصل آباد

I.C.C
امتحانات سے فارغ ہوتے ہی (I.C.C) سے رابطہ قائم کریں اور اپنے اس فارغ وقت میں مندرجہ ذیل کورسز کرکے اپنا مستقبل روشن کریں:
۱۔ کمپیوٹر پروگرامنگ ۔ ۲۔ ٹائپ، شارٹ ہینڈ (اردو، انگلش) ٹریننگ
مدت کورسز: ۳ ماہ، ۶ ماہ
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

ہومیو پیتھک کلینک
حنیف
۱۷۶۔ بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم سرما کے اوقات کار:۔
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵ بجے سے ۷½ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہتا ہے
خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ حال لاہور

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

306163
احمد مقبول کارپٹ
۱۲۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور ۶
ممتاج دعا: مقبول احمد خاں آف شکر گڑھ

آپ کا اپنا کمپوزنگ سنٹر
کتب، رسالہ جات، میگزین کی اردو انگلش کمپوزنگ بذریعہ کمپیوٹر اعلیٰ کوالٹی میں کروانے کے لئے تشریف لاویں۔
• پابندئ وقت ہمارا نصب العین ہے۔
فون ۸۶۹۸۸۷
سلور لنگ کمپوزنگ سنٹر
رضیہ محل ۲ رائل پارک۔ لاہور

ہر قسم کا سامان سینٹری خریدنے کیلئے اور اپنے گھر کی سینٹری فٹنگ کروانے کیلئے تشریف لائیں۔
خان سینٹری ورکس
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون نمبر ۹۱۳

جدید دواخانہ خدمتِ خلق کے مشہور اور مایۂ ناز مرکبات

زد جامِ عشق طاقت کی مشہورِ عالم دوا	ہمدردِ نسواں حبوب اٹھرا مرضِ اٹھرا کا شافی علاج
حبِ مروارید عنبری	دوائی فضلِ الٰہی اولادِ نرینہ کی بفضلہ تعالیٰ مفید دوا
حبِ بواسیر خونی بواسیر کی مجرب دوا	معجون مقوی رحم کمزوری رحم، ورم رحم کو دور کرتا ہے
حبِ شوگر شوگر کے لئے مفید و مجرب دوا	دوائی خانہ آبادی بانجھ پن کا مجرب علاج

عرصہ دراز سے دکھی انسانیت کی خدمت کرنے والا ادارہ
جدید دواخانہ خدمتِ خلق گول بازار۔ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

شاہی طبیب حضرت حافظ حکیم مولانا نورالدین کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴
ربوہ فون ۹۰۶، لاہور
قلعہ کالروالہ
ملتان، کراچی

معاذ اینڈ کمپنی
سوساں روڈ۔ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
فون ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ویئرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فنیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
اور
جماعت احمدیہ کی تعلیمی ضروریات

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجِ منیر کہا گیا۔ آپ ایک ایسا چمکتا ہوا سورج تھے جس کی تابناک شعاعیں ساری دُنیا میں پھیل گئیں۔ آج بھی اس منبع نور و علم سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور تاقیامت علم کی روشنی پھیلتی جائے گی۔ آپ کے متبعین بھی اس روشنی کو پھیلانے کا اہتمام کرتے رہے کیونکہ چراغِ راہ ہی اپنی روشنی اور نُور سے اندھیروں کو دُور کر کے صراطِ مستقیم پہ جادہ پیما ہوتے اور منزل پہ پہنچانے میں ممد ہو سکتا ہے۔ مگر علم کے حصول کے لئے تگ و دو ضروری ہے اس لئے ارشاد ہُوا کہ اگر علم کو پانے کیلئے دور دراز کا کٹھن سفر بھی اختیار کرنا پڑے۔ ہمالیہ کی سی اونچائیاں پھلانگنی پڑیں یا غضبناک دریاؤں کو عبور کرنا پڑے تو بھی حصولِ علم کے لئے یہ مشکل سفر اختیار کرو خواہ چین تک ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ آیئے دیکھیں بانی سلسلہ احمدیہ نے حصول علم کے لئے کیا کوششیں کیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا حصولِ تعلیم کا سفر چھ سات سال کی عمر سے شروع ہُوا جب آپ نے ایک بزرگ فضل الٰہی صاحب سے قرآنِ کریم اور فارسی کتابوں کی ابتداء کی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔"

قرآن کریم اور عربی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے صرف نحو منطق اور حکمت کی تعلیم حاصل کی آپ فرماتے ہیں:۔

"علوم مروجہ کو جس حد تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا۔ بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔"

حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی جنہوں نے اوپر دیا گیا حضور کا اقتباس اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔ "میرزا صاحب کی مرغوبِ خاطر اگر کوئی چیز تھی تو وہ (خانۂ خدا) اور قرآن شریف"۔ علم سے شغف اور اپنے تعلیمی انہماک کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں: "ان دنوں مجھے کتابوں کو دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں اس دُنیا میں نہ تھا۔" یہ ہے وہ پہلا سبق جو آپ نے ہمیں دیا کہ اگر تعلیم حاصل کرنی چاہتے ہو تو اُس کے لئے ایسی توجہ۔ اتنی محنت، ایسی طلب، ایسے استغراق کی ضرورت ہے کہ طالب علم ارد گرد سے وقتی طور پر اپنے آپ کو منقطع کر کے کتاب میں ایسا کھو جائے اور علم کے دریا میں اس طرح غوطہ زن ہو کہ وہ اس سے گوہر بدست نکلے۔ اُس کے ذہن کو جلا ملے۔ اُس کا اندر روشن ہو جائے اور وہ معراجِ زندگی پا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (آپ پر اللہ تعالیٰ سلامتی نازل فرماتا رہے) کی اسّی سے زائد کتب۔ بے شمار لیکچر اور دیگر تحریرات اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ کا علم بے پایاں تھا۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے موعود فرزند کے متعلق یہ خدائی تصدیق ملی کہ وہ "علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ یہ ظاہر ہے کہ جب متبعین میں سے اس پایہ کے عالم ہوں تو آقا کتنا بڑا منبع نور ہو گا۔ ایسے ماحول کو سمجھنے، اپنے ارد گرد کا جائزہ لینے۔ اپنے اندر جھانکنے اللہ تعالیٰ کو پہچاننے۔ اُس کی معرفت پاتے اور خدا نما وجود بننے کے لئے جہاں تقویٰ۔ طہارت اور رجوع الی اللہ ضروری ہیں وہاں تعلیم کی روشنی بھی لازم۔ اس امر کی طرف احباب جماعت کی توجہ مبذول کراتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

ہر کہ علمے یافت از تعلیم یافت
تافت آں روئے کزو روئے نتافت

یعنی جس نے کچھ حاصل کیا وہ تعلیم سے حاصل کیا۔ وہ مُنہ روشن ہو گیا جس نے خدا سے رُخ نہ پھیرا۔ گویا مذہب کو سمجھنے کے لئے بھی اور دُنیاوی ترقی کے لئے بھی تعلیم کا حاصل کرنا از حد ضروری ہے مگر یہ علم چند کتابوں کی ورق گردانی تک محدود نہیں رہنا چاہیئے بلکہ علم کی اعلیٰ ترین منازل تک پہنچنے کی سعی کی جانی چاہیئے۔ احباب جماعت کے سامنے تعلیمی ہدف جو رکھا گیا وہ علم میں کمال حاصل کرنا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۱۷)۔

اس ارشاد میں دو باتوں کی نشاندہی کی گئی ہے یعنی ایک تو علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا جس کی مزید وضاحت یہ کی گئی کہ دلائل سے وہ دوسروں کا مُنہ بند کر کے اُن پہ سبقت لے جائیں گے۔ علم کے میدان میں دوسرا مقصد جسے سامنے رکھا گیا۔ وہ یہ ہے کہ حصولِ علم کی تگ و دو فقط اکتسابِ علم تک محدود نہیں رہنی چاہیئے بلکہ علم کے نُور کو دُنیا میں پھیلا دینے کا ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اُس کے لئے بھی سعی کرنی چاہیئے۔ یعنی علم کی اعلیٰ ترین بلندیوں تک پہنچنا ایک ٹارگٹ (ہدف) ہونا چاہیئے مگر اس کے ساتھ علم سے دوسروں کو متمتع کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کرنی ہو گی۔ یہ ہے وہ معیارِ تعلیم جس پہ جماعت کے افراد کو پُورا اترنا ہے اور یہ ہے مقصدِ تعلیم جس کے لئے احباب کو کوشش کرنی ہے۔ ظاہر ہے یہ کوئی سہل بات نہیں اس کے لئے خداداد صلاحیتوں کے علاوہ عزم و ہمت اور سخت محنت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے فرقہ کے لوگوں نے اس آواز پہ لبیک کہا۔ انہوں نے کسبِ کمال کیا اور عزیز جہاں ٹھہرے۔ حضرت امام وقت کی اسی آواز پہ لبیک کہنے والے اور اس مشکل ترین ہدف تک پہنچ کر اپنے علم کا سکّہ منوانے والے پہلے عالم اور سائنسدان محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۷۹ء میں علمی دُنیا کا سب سے بڑا اعزاز نوبل پرائز حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ آپ کے فرقے کے لوگ یقیناً علم کی انتہائی بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں اور وہ علمی کمال، جس کے حضور خواہاں تھے، حاصل کیا جا سکتا ہے اس نابغۂ روزگار نے علمی میدان میں بے شمار اعزازات حاصل کئے اور پاکستان کے پہلے سائنسدان ٹھہرے جنہیں علمی دُنیا کے سب سے بڑے اعزاز سے نوازا گیا۔

علم بے شک ایک روشنی ہے ایک نُور ہے جو انسانی دماغ کو جِلا بخشتا ہے اور رُوح کو منوّر کر دیتا ہے لیکن اس کے حصول میں بعض بڑے سخت مقام آتے ہیں جو صحیح سوچ اور سمجھ کا تقاضا کرتے ہیں مثلاً ممکن ہے کہ علم یار بھی بنے اور مار (سانپ) بھی بن جائے۔ یہ طالبِ علم میں ایسا تفاخر پیدا کر دے کہ وہ اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھنے لگ جائے۔ اگر محض عقل پہ انحصار کیا جائے تو منزل سے بھٹک جانا بھی ممکن ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسا انسان اپنے سارے علم کے باوجود جہالت کی وادیوں میں سرگرداں رہے اور راہِ راست سے دُور نکل جائے سو محض عقل پر بھروسہ خطرناک ہو سکتا ہے جس کی طرف حضور نے اپنے فارسی کلام میں ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے:۔

"یہ عقل تو ساری مخلوقات کے پاس ہے۔ اس پر ناز نہ کر کیونکہ تیرے جیسے بہت ہیں۔ یار کے سوا تمہارا علاج اور کہاں ہے ہماری ہستی کیا اور ہماری عقل ہی کیا...... خدائی اسرار سمجھنے میں عقل بہت کمزور ہے جو بات گاہ گاہ اُسے مل جاتی ہے وہ بھی خدا ہی کی طرف سے ہے...... تو اپنی عقل پر نازاں ہو کر سخت متکبر ہو گیا ہے اور ہم اس پر فدا ہیں جس نے خود عقل کو پیدا کیا...... بارہا تُو نے عقل کی خرابی دیکھی ہے اور بارہا تو اسی عقل کی وجہ سے نامراد رہا ہے پھر بھی تو اپنی عقل پر فخر کرتا ہے اور بے سوچے سمجھے دلیری کے ساتھ آگے بڑھا جاتا ہے......"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں آپ کے جیولرز

پاک گولڈسمتھ

میاں عبدالمنان ناصر
ولد میاں عبدالسلام
گولبازار۔ ربوہ

فون: ۵۵۰ - گھر: ۷۴۹-۵۴۹

معیار — اخلاق — خدمت

حیات سنٹر

گولبازار ربوہ

فون
دکان :- ۹۹۷
رہائش :- ۷۷۹

ہر قسم کی کراکری، کرسیاں، نئے شامیانے، قناتیں، ڈنرسیٹ، صوفہ سیٹ و دیگر سامان (دعوت) کرایہ پر دستیاب ہے —— پروپرائیٹر: محمد حیات جنجوعہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

مردانہ اولاد سے محروم ، بے اولاد ، اٹھرا ، سوکھا ، گرمی ، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰

فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ — ۰۴۳۱

زیرنگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں :- ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، لاھور: جوہر ٹاؤن فیز 1 بالمقابل مسجد چک مزنگ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ وفاقی کالونی نیو کیمپس روڈ، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ، کراچی: محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

فون: ۲۲۶۰۵

شاھد الیکٹرک سٹور

گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

ہر قسم کا سامان بجلی اور جدید مشینوں سے تیار کردہ بیکولائٹ اور پلاسٹک بورڈز تھوک و پرچون بارعایت خریدیں۔

مالکان: ریاض احمد۔ فیاض احمد

ہمارا نصب العین - بہتر اور بے لوث خدمت
ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

پراپرٹی ھوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن ضیاء

نئی صدی کی محراب سے گزرنے کا حق ادا کرنے کیلئے
اپنے بچوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کیجئے

الرّحیم

جیولرز
خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون: 629443 626280

• بیکری • مشروبات اور واشنگ پوڈر گھریلو ضروریات کیلئے
خود گھر پر ارزاں بنائیں

بیکری کیلئے: بیکنگ پوڈر۔ ایسنسز۔ خستہ۔ ناریل پوڈر۔ کوکو پوڈر وغیرہ
مشروبات کیلئے: فوڈ کلرز۔ ایسنسز۔ سٹرک ایسڈ وغیرہ
واشنگ پوڈر کیلئے: نئسا پوڈر۔ لیسا پول۔ خوشبو و دیگر اشیاء

خط لکھ کر یا بذریعہ وی پی پی گھر پر منگوائیں
مشورہ مفت جوابی لفافہ سے حاصل کریں

نوٹ: بہترین غیر ملکی معیار کے مطابق شمپو بھی دستیاب ہے

نصیر برادرز

☎: دکان 28315 - رہائش 48315
صابن بازار۔ فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر محدود (خدا) کو محدود (عقل) کے ذریعہ تلاش نہ کرو اور مصطفیٰ نور کا کام دھوئیں سے نہ لے..... اگر عقل غلطی سے پاک ہوا کرتی تو چاہیئے تھا کہ ہر عقلمند باخدا ہوتا۔"

ان اشعار میں حضور نے ایک نہایت اہم نکتہ بیان فرمایا ہے کہ محض عقل پر انحصار صحیح علم حاصل کرنے کی ضمانت نہیں ہو سکتا۔ اصل مقصد تو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ خدائی اسرار سمجھنا ہے جس کے لئے عقل ایک کمزور ہتھیار ہے۔ عقل کہاں وہ روشنی دے سکتی ہے جس سے اسرارِ نہانی ہویدا ہو سکیں وہ تو محض دھواں ہے اس لئے مصطفیٰ نور کو تلاش کیجیئے اور یہی ہماری راہ روشن کرے گا اور اس نور کو پانے کے لئے قرآن کریم کو سمجھئے حضور فرماتے ہیں:۔

"قرآن کے پاک نور سے روشن صبح نمودار ہو گئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسا حسن اور کشش تو کسی چاندنی میں بھی نہیں۔" تو معرفتِ الٰہی، جس کا حصول مقصود و مطلوب ہے، کے لئے قرآن کریم کے پاک نور کو پا لینا ضروری ہے اور یہی وہ تعلیم کا اعلیٰ ہدف ہے جو حضور نے جماعت کے سامنے رکھا۔

تعلیم کا مقصد کیا ہے؟ تعلیم یقیناً ایک نور ہے جو انسانی ذہن کو جلا بخشتی ہے مگر علم کے نتیجہ میں صحیح عمل ضروری ہے کیونکہ علم بغیر عمل کے ناکارہ ہے۔ تعلیم اگر طالب علم کو ایک اعلیٰ سانچے میں نہیں ڈھال سکتی تو ایسی تعلیم بے کار ہے۔ اس لئے تربیت کو تعلیم سے منسلک کیا گیا ہے۔ صحیح تعلیم بہتر تربیت کی ضامن ہوتی ہے گویا تربیت تعلیم کا ایک اہم جزو ہے۔ اسی لئے جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) نے تعلیم پہ زور دیا ہے، وہاں اخلاقِ حسنہ اور صحیح تربیت کو بھی لازم قرار دیا ہے۔ آپ نے اپنے روحانی گھر میں داخل ہونے والوں کے لئے ایک لائحہ عمل پیش کیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اُس (خدا) پہ ایمان لاؤ..... اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اُس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ..... تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اُس کی خواہشیں ہو جائیں...... اُس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو، خواہ وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیّت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ..... تم اُس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو..... ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو..... دُنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو...... بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو..... تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دُور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریاء ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں کہ جو قبول کے لائق ہو..... خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پہ پُورا پُورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔"

یہ ہے زندگی کا راز جو حضور نے افرادِ جماعت کو بتلایا اور یہ ہے تربیت کا شاہکار پروگرام جسے تعلیمی پروگرام کا اہم حصّہ ہونا چاہیئے۔ وہ جو اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھال لے اس سے محبّت پھوٹے گی۔ نور نکلے گا، وہ خدا کا پیارا بن جائے گا اور اس کے بندوں کے لئے بھی قابلِ تعظیم ٹھہرے گا۔ یہ تھا وہ تربیتی پروگرام جسے افرادِ جماعت کو اپنے سامنے رکھنا ہے اور اُس پہ عمل پیرا ہونے کی سعی کرنی ہے۔

حضور کے ارشاد کردہ تعلیمی اور تربیتی پروگراموں کے ذکر کے بعد اب سرسری سا جائزہ لیا جائے گا کہ آپ کے بعد آنے والے جماعت کے ائمہ نے تعلیمی پروگرام کو کیسے تشکیل دیا۔ حضرت بانی سلسلہ نے جماعت کے نوجوانوں کی دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کی بنیاد رکھی مگر دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم کا احساس دلاتے ہوئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بنیاد بھی ڈالی۔ نوجوانوں کے ذہنوں کو جلا بخشنے کے لئے ایک مجلس اور اس کے تحت ایک رسالے کی سرپرستی فرمائی۔ دونوں کا نام تشحیذ الاذہان تجویز فرمایا۔ ان دونوں اداروں کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان سوچیں، لکھیں، فنِ تقریر سے متعارف ہوں اور علم میں ترقی کریں۔ یہ سب تعلیمی ادارے پھلتے پھولتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد بھی مختلف تعلیمی پروگرام بنتے رہے جن کا جائزہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے بعض کا سرسری ذکر کر دیا جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے نے مدرسہ احمدیہ کا پروگرام آگے بڑھانے کے علاوہ یہ خبر بھی دی کہ افریقہ میں علم کی روشنی پھیلے گی۔ یہ اطلاع اس امر کی متقاضی تھی کہ افرادِ جماعت اس کارِ خیر میں حصّہ لیں اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس "تاریک برّاعظم" میں بے شمار احمدیہ تعلیمی ادارے علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے، نے جو خود ظاہری اور باطنی علوم سے پُر کئے گئے تھے، جماعت کی تعلیمی ضروریات کو بطریقِ احسن پُورا کیا۔ ذہین طلباء کی دامے درمے امداد کی گئی اور کئی ایک کو یورپی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بھجوایا گیا۔ علم کے میدان میں بہتر کارکردگی دکھلانے والوں کو انعامات سے نوازا گیا اور اسی طرح اُن کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تعلیم الاسلام کالج نے آپ کے فرزند ارجمند، جو ایک قابل و شفیق استاد اور اعلیٰ منتظم تھے، کی سربراہی میں کامیابی کی اعلیٰ ترین منازل طے کیں اور تعلیمی حلقوں میں نام پیدا کیا۔ کھیل کے میدان میں بھی اور تعلیم کے میدان میں بھی۔ حضرت امام جماعت (الثالث) اللہ آپ پر رحمت نازل کرتا رہے، نے جماعت کے سامنے ایک تعلیمی منصوبہ پیش کیا جس میں یہ کہا گیا (۱) کہ جماعت کا ہر بچہ کم از کم میٹرک تک اور ہر بچی کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کرے۔ (۲) نیز ارشاد ہوا کہ کوئی بھی ذہین بچہ ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا۔ "خواہ وہ افریقہ کے جنگلات میں پیدا ہو یا نیویارک کے محلات میں" (۳) یونیورسٹی یا بورڈوں کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو تمغہ جات دیئے جائیں گے۔ (۴) پاکستان میں سب زیرِ تعلیم احمدی طلباء و طالبات کے کوائف جمع کئے جائیں۔ (۵) ہر ایک بچہ جس نے امتحان دیا ہو وہ حضور کو خط لکھے جس کا جواب دفتر کی طرف سے بھجوایا جائے گا۔ (۶) قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کی اہلیت پیدا کی جائے۔

اس تعلیمی منصوبے نے نوجوانوں میں ایک نئی رُوح پھونک دی اور بہت سے نوجوانوں نے تعلیمی میدان میں کمال حاصل کیا۔ یونیورسٹی میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ بے شمار تمغہ جات بانٹے گئے گھر روشن ہوئے۔ نوجوان خوشحال اور جماعت کے احباب ان کامیابیوں پر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ اس تعلیمی منصوبے کی غیر معمولی اہمیت اور عظمت کا اعتراف مخالفین نے بھی کیا۔

حضرت امام جماعت (الرّابع) نے اس تعلیمی منصوبہ میں وقفِ نَو کی تحریک کا اضافہ کر کے ایک نئی رُوح پھونک دی۔ اس عظیم الشان منصوبہ کے تحت پانچ ہزار واقفینِ زندگی کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی ذمہ داری جماعت لے رہی ہے اُن کی تعلیم و تربیت کا اُن کی پیدائش سے ہی اہتمام کیا گیا ہے۔ غالباً اس سے بہتر تعلیمی منصوبہ بندی نہیں کی جا سکتی کیونکہ جب روزِ اوّل سے ہی بچے کی صحیح پرورش اور بہتر تعلیم و تربیت کا باقاعدہ طور پر انتظام کیا جائے گا تو ایسے بچے یقیناً دوسروں پر سبقت لے جائیں گے۔

یہ آپ کی فراست ہے کہ وہ پروگرام جو تعلیمی حلقوں میں محض سوچ کی حد تک ہی رہ جاتے ہیں اور باوجودیکہ تعلیمی پالیسیاں تشکیلِ کردار کا سرسری ذکر کر دیتی ہیں مگر ان کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، ان کو آپ نے ایک عملی پروگرام کی شکل میں نہ صرف پیش کیا بلکہ اس پہ عمل درآمد بھی شروع ہو چکا ہے۔ ایسا تعلیمی پروگرام یقیناً ایک خوشکن انقلاب کا پیش خیمہ بنے گا۔ (اگر اللہ نے چاہا تو)

اس تعلیمی پروگرام میں پہلی بات جس پہ زور دیا گیا اُس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "ابتداء ہی سے ایسے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف سنجیدگی سے متوجہ کرنا چاہیئے..... ترجمہ مطالب کے بیان کے ساتھ پڑھایا جائے اور بچے کو یہ عادت ڈالی جائے کہ وہ جو کچھ بھی تلاوت کرتا ہے وہ سمجھ کر کرے۔"

دوسری بات: آپ نے تعلیم میں وسعت پیدا کرنے پہ زور دیا۔ پہلے بنیاد عام دنیاوی علم کی وسیع ہو پھر اُس پر دینی علم کا پیوند لگایا جائے۔ تیسری اہم بات: دوسرے ملکوں سے بہتر روابط رکھنے کے لئے۔ اپنا مافی الضمیر سمجھانے اور دوسروں کی بات کی تہہ تک پہنچنے کے لئے اس عالمگیر جماعت کے مستقبل کے

باقی صفحہ ۲۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان میں تازہ پھلوں کی مصنوعات بنانے والا سب سے بڑا ادارہ

شیزان

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ (پرائیویٹ)

لاہور ——— کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم محمد سعید احمد صاحب
لاہور چھاؤنی

قادیان کی بستی

ماضی و حال

قادیان کا تاریخی پس منظر:۔

اقتدار اور کبر و استکبار کے نشہ میں آبادیوں کو ویران کرنا انسان کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔ مگر بے آباد اور ویران جگہوں پر آبادیاں بسانا اہل اللہ اور عظیم الشان مقربین بارگاہ الٰہی کا کام ہے۔ قریباً پانچ سو برس قبل مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کے زمانے میں شہنشاہ تیمور کے چچا حاجی برلاس کے خاندان کے ایک معزز ذی علم اور با اثر سردار مرزا ہادی بیگ صاحب دو سو خدام اور اہل و عیال کے ساتھ سمرقند سے ترکِ وطن کر کے ہندوستان وارد ہوئے۔ بابر بادشاہ بڑی عزت اور تکریم سے پیش آیا۔ انہوں نے دہلی یا کسی بڑے شہر میں رہنا پسند نہ کیا۔ دہلی سے پانچ سو میل دور اور لاہور سے ۷۰ میل کے فاصلے پر ایک گمنام گوشۂ ارض اور جنگل میں قیام کرنا پسند کیا۔ انہیں ۸۵ دیہات عطا کئے گئے۔ جہاں وہ ایک خود مختار والیٔ ریاست کی طرح حکومت کرنے لگے۔ اس سارے علاقے کی قضائت شہنشاہ کی طرف سے آپ کو دی گئی۔ قادیان اسی بزرگ سردار کا آباد کیا ہوا ایک شہر ہے۔

پنجاب میں اس نئی ریاست کے صدر مقام قادیان کا اصلی نام "اسلام پور" رکھا گیا تھا جو بعد میں اسلام پور قاضی ماجھی مشہور ہوا۔ قاضی والیٔ ریاست کے اختیارِ قضاءت کی وجہ سے، ماجھی علاقہ ماجھہ جو قریباً ۵۰ میل لمبا تھا میں واقع ہونے کے باعث، اور چونکہ اس ملک میں کثرت سے بھینسیں ہوتی تھیں اور ہندی زبان میں بھینس کو ماجھ کہتے ہیں۔ مرورِ زمانہ سے یہ نام بدلتے بدلتے قادی اور پھر آخر میں قادیان مشہور ہوا اور الٰہی نوشتوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گیا اور اس کی شہرت اور تعارف دنیا کے کناروں تک پہنچ چکا ہے۔

ریاست کا صدر مقام ہونے کی وجہ سے قادیان رفتہ رفتہ ایک قلعہ کی صورت اختیار کر گیا۔ جس کے چار دروازے تھے۔

۱۔ بٹالی دروازہ
۲۔ پہاڑی دروازہ
۳۔ ننگلی دروازہ
۴۔ موری دروازہ

چار برج تھے جن میں فوجی سپاہی حفاظت کے لئے رہتے تھے۔ ان کے پاس توپیں بھی تھیں۔ قلعے کے ارد گرد بائیس ۲۲ فٹ اونچی اور بائیس فٹ چوڑی فصیل تھی۔ جس پر تین چھکڑے آسانی سے چل سکتے تھے۔ فصیل کے ساتھ ساتھ قادیان کے ارد گرد وسیع اور گہری خندق تھی۔ بعد میں یہ ڈھاب کے نام سے موسوم ہوئی۔ مسجدیں تھیں۔ باغ تھے۔ بہت بڑا کتب خانہ تھا جس میں پانچسو قرآنِ مجید کے قلمی نسخے تھے۔ وسیع لنگر خانہ تھا جہاں سینکڑوں لوگ کھانا کھاتے تھے۔ ایک قلعہ کے قریب علماء صلحاء اور حافظ قرآن شریف رہتے۔ جن کے وظیفے مقرر تھے۔

ریاست کے دربار میں قال اللہ قال الرسول اور دینی باتوں کا ذکر اذکار رہتا تھا تمام ملازمین اور متعلقین حتّٰی کہ کام کرنے والی عورتیں بھی صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گذار تھیں۔ غرضیکہ قادیان ایک مثالی دینی معاشرہ کا منظر پیش کرتا تھا جہاں آسمانی اور دینی اقدار کا حسین امتزاج تھا۔ مگر افسوس کہ یہ سب کچھ مغلیہ خاندان کے زوال کے وقت اور سکھا شاہی کے عروج کے موقعہ پر بڑی بے رحمی سے تباہ و برباد کر دیا گیا۔

بانی جماعت احمدیہ کے آباؤ اجداد

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ حاجی برلاس کے خاندان کے ایک عظیم سپوت مرزا ہادی بیگ صاحب جن کی چودہویں پشت حضرت بانی جماعت احمدیہ تھے۔ کسی وجہ سے سمرقند سے ملک پنجاب میں وارد ہوئے۔ عام طور پر یہ مغل خاندان سے خیال کئے جاتے ہیں۔ کسی زمانے میں ترکستان ایران ہی کا حصہ تھا اس لئے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے جد امجد درحقیقت فارسی النسل تھے۔ خاندانی حالات اور کاغذات میں معروف طور پر بھی تذکرہ تھا کہ یہ مغل خاندان سے تعلق رکھتے تھے مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی کہ آپ فارسی النسل ہیں۔ اس پر اکابرین جماعت احمدیہ نے تحقیق کی اور الٰہی نوید درست ثابت ہوئی۔ مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے اس تحقیق کی دلچسپ تفصیلات تاریخ احمدیت جلد اول میں بڑی عرق ریزی کر کے جمع کی ہیں۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لئے اس کا مطالعہ ایمان افروز ہوگا۔ آپ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ دینی ضروریات کے پیشِ نظر حضور کو اپنے خاندان کے حالات بیان کرنے پڑے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل کتب میں واقعات تفصیل سے ملتے ہیں:۔

۱۔ ازالہ اوہام
۲۔ کتاب البریہ
۳۔ آئینہ کمالاتِ اسلام عربی حصہ
۴۔ ستارہ قیصریہ
۵۔ کشف الغطاء
۶۔ لجۃ النور
۷۔ تحفہ قیصریہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے آباؤ اجداد کی قائم کردہ مثالی ریاست قریباً پونے دو سو سال تک رہی پھر سکھا شاہی کی وجہ سے ۸۴ گاؤں تک محدود ہو گئی لیکن اس وقت بھی اس کی سالانہ آمدنی آٹھ لاکھ تھی۔ ۱۸۰۶ء میں اس پر سکھوں نے قبضہ کر لیا۔

۱۷۱۶ء میں دہلی کی مغلیہ حکومت نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے جدِّ امجد حضرت مرزا فیض محمد صاحب کو سات ہزاری کے خطاب سے نوازا۔ جو اس وقت کے لحاظ سے بہت بڑا اعزاز تھا ان کے بیٹے حضرت مرزا گل محمد صاحب کے زمانے میں ایک طرف ہندوستان میں انگریز قبضہ جما رہے تھے تو پنجاب میں سکھ غارت گری میں مشغول تھے چنانچہ ان کی وفات (۱۸۰۰) کے بعد مرزا عطا محمد صاحب کے زمانے ۱۸۰۲ء۔ ۱۸۰۳ء میں قادیان کے تعلقہ پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ تب مرزا عطا محمد صاحب اپنے خاندان سمیت کپورتھلہ کی ریاست میں بیگو وال کے مقام پر پناہ گزین ہوئے جس کے راجہ فتح سنگھ نے دو گاؤں مرزا صاحب کو پیش کئے جو انہوں نے لینا پسند نہ کئے۔ یہ بے کسی کی حالت قریباً بیس برس رہی۔ پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے والد حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کو قادیان کی ریاست کے پانچ گاؤں واپس کر دیئے۔ جو چودہ سال کے بعد انگریزوں نے ۱۸۴۹ء میں چھین لئے۔ بدقسمتی سے سکھوں نے قادیان کے قبضے کے وقت بہت غارت گری کی۔ وہ فریب سے قادیان میں داخل ہوئے اور قبضہ کر کے مکینوں کو اسیر کیا، مال و متاع لوٹ لیا۔ کئی مسجدیں اور عمدہ مکانات گرا دیئے۔ باغوں کو کاٹ دیا۔ بعض مسجدیں گوردواروں میں تبدیل کر دیں۔ کتب خانہ جلا دیا گیا۔ جس میں پانچصد نسخہ قرآن شریف کا قلمی تھا۔

پنجاب کے الحاق کے موقع پر انگریزوں نے اس خاندان کی جاگیر ضبط کر لی اور سات سو روپے سالانہ کی پنشن حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کی مقرر کی جو ان کی وفات کے ساتھ ہی ختم ہو گئی۔ ۱۸۳۵ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانے میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی قادیان میں ولادت ہوئی۔ اس وقت خاندان کے حالات نسبتاً بہتر ہونا شروع ہوئے۔ حضور کے والدِ محترم نے اپنی ریاست کی واپسی کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کئے جن پر ستر ہزار روپے کی کثیر رقم پانی کی طرح بہا دی۔ بڑی کوشش کے بعد انہیں بمشکل قادیان کی زمین کے ایک حصہ پر دخل ملا۔ اور قریب کے دیہات بھینی، ننگل اور کھارا کے رسمی حقوق واپس ہوئے جو تقسیم ملک ۱۹۴۷ء تک قائم رہے۔

سکھا شاہی کی غارت گری کی وجہ سے ایک مثالی ریاست ویران ہو چکی تھی۔ تمام مذہبی اقدار اور شعائر کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ جہالت کے دبیز پردے پڑے ہوئے تھے۔ دنیاوی اعتبار سے بھی اندھیر نگری تھی۔ نہ کوئی تجارت تھی نہ کوئی درس گاہ۔ اکثر و بیشتر عبادتگاہیں مسمار کر دی گئی تھیں اور جو رہ گئی تھیں وہ بھی تقریباً غیر آباد تھیں۔ نہ کوئی کتب خانہ تھا اور نہ کوئی اخبار نکلتا تھا۔ عام لوگ جرائم میں ملوث، قمار بازی میں مصروف اور اخلاق سے عاری تھے۔ حق و باطل میں کوئی تمیز نہ تھی۔ کھرے اور کھوٹے میں فرق نہ تھا۔ ضروریاتِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز
طاہر گولڈ سمتھ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ۔ ربوہ
فون دکان ۶۴۳
فون رہائش ۷۵۶
فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

۲۳۔ مارچ کا بابرکت دن تمام جماعت احمدیہ کو مبارک ہو
شیخ کلاتھ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
پروپرائیٹر
شیخ انور حمید الدین

سرمہ طفیل
کورس ۳ شیشی
قیمت ۱۲/-
عرق نور
معدہ کیلئے مفید
قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے
حکیم محمد طفیل c/o کوٹھہ کلاتھ ۔ ربوہ
فون ـــــ ۷۰۴

• تقریبات کی معیاری فوٹو گرافی • پولارائیڈ پاسپورٹ سائز فوٹو • کاغذات کی اعلیٰ فوٹوسٹیٹ کے لئے تشریف لائیں۔
فوٹو ٹائم سٹوڈیو
گولبازار ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: عطاء المنان
فون ۷۳۶

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرض اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کے لئے امید کی کرن
اٹھراء کی گولیاں
نرینہ اولاد کیپسولز
بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔
طاقت کا سرچشمہ
گولڈن پلز
پٹھوں کی کمزوری اور اعصائے رئیسہ کیلئے بے حد مقوی آزمودہ
تبخیر معدہ کیلئے مفید گولیاں
دواخانہ
محافظ صحت
ایچ ۔ کے ۔ این
گیس سینہ کی جلن اور نظام ہضم کی درستی کیلئے بے مثل
مشہورِ زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن
علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز ۔ گول چوک اوکاڑہ
برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۲۱ مین سٹریٹ اوکاڑہ

مرغیوں کی خوراک کے الگ الگ اجزاء کا مرکز
رحیم پولٹری فیڈز
• برائلر فیڈز • لیئر فیڈز
آرڈر پر تیار کی جاتی ہے
وسیم احمد ناصر
گول امین پور بازار ۔ فیصل آباد
فون ـــــ ۳۱۲۹۰

تقریبات کی وڈیو فلم اور ٹیلیویژن VCR ریپئرنگ کیلئے
شالیمار ٹی ۔ وی سنٹر
انس مارکیٹ ربوہ
بفضلِ خدا بڑی کامیابی کے ساتھ عرصہ بارہ ۱۲ سال سے ٹیلیویژن ۔ وی سی آر سروسنگ ٹریڈ میں ایک مستند ڈپلومہ ہولڈر ٹیکنیشن کی زیرنگرانی احباب کی خدمت میں مصروفِ عمل
المشتہر ـــــ قمر احمد ۔ مظفر احمد نجم

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
مرکز سلسلہ میں خدمت کے چھبیس ۲۶ سال
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
میاں نسیم احمد طاہر
گولڈ سمتھ
شاہد مارکیٹ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون دکان ۸۳۷
فون گھر ۷۱۷

نذیر سویٹ ہاؤس
خالص عمدہ اور تازہ مٹھائی ہر وقت تیار ملتی ہے
نذیر سویٹ ہاؤس
اقصیٰ روڈ ...... ربوہ

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ۔ ربوہ

چوہدری ہوزری سٹورز
جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
سامان ہوزری سرما کے ملبوسات
• سویٹر • جرسی • جراب • بچگانہ ورائٹی
موسم گرما کیلئے • بنیان • تولیہ • بچگانہ سوٹ کیلئے خدمت کا موقع دیں
پروپرائٹر: منور احمد ساہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کے حصول کے لئے دور دراز شہروں میں جانا پڑتا تھا۔

؎ "اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا۔
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار"

ظلمت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی قادیان کی بستی میں چودھویں صدی ہجری کے شروع ہوتے ہی اندھیرا نور میں تبدیل ہوگیا۔ اجالا ہوا اور روشنی دیکھتے ہی ہر سو پھیل گئی۔ ہر طرف سے سعید فطرت اور نیک لوگ اس بستی میں آباد ہونا شروع ہوئے۔ ایک مقناطیسی قوت اور جوہر شناس وجود نے ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے سعادت مند اور دین حق کے فدائی لوگوں کو قادیان کی گمنام بستی کی طرف کھینچنا شروع کیا آہستہ آہستہ یہ ویرانہ اہل اللہ اور حق پرستوں سے آباد ہوگیا۔

دین حق کی تائید میں کتب، رسالے اور اخبارات قادیان سے چھپنے شروع ہوئے۔ پریس لگ گیا۔ مدرسے اور سکول کھل گئے۔ عبادت گاہیں آباد ہوگئیں کتب خانے بن گئے۔ لنگر خانے کا آغاز ہوا۔ جو روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اکنافِ عالم سے ہجوم در ہجوم لوگ اس بستی کی طرف متوجہ ہوئے۔

ڈاکخانہ کھل گیا۔ آبادی پرانے قصبے سے نکل کر ہر سمت پھیلنے لگی۔ اور محلے کے محلے آباد ہوگئے۔ ایک عظیم الشان تاریخی منارہ کی بنیاد رکھی گئی جو اکنافِ عالم میں دینِ حق کی روشنی پھیلانے کی علامت تھا۔ دوکانیں کھل گئیں اور ضروریات زندگی نسبتاً آسانی سے میسر آنی شروع ہوگئیں۔ ان حالات میں اس غیر معمولی تبدیلی نے قادیان کی بستی کو ایک عظیم بین الاقوامی شہر میں تبدیل کردیا۔ عمارات کی توسیع اور اضافہ ضروری تھا مگر دنیاوی شان و شوکت کے بغیر۔ البتہ ہر قسم کے روحانی اسلحے کی ایک عظیم فیکٹری کی بنیاد رکھی جاچکی تھی جس میں دینِ حق کی اشاعت، ترویج اور فتح کے لئے ہر طرح کی تیاری ہونا شروع ہوگئی۔ آبادی بڑی سرعت سے بڑھ رہی تھی۔ ریل کا اجراء ہوا۔ انگریزی، اردو اور عربی میں لٹریچر شائع ہونے لگا۔ پیغام حق کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے واقفین زندگی اور وفا شعار لوگوں کے گروہ تیار ہونے شروع ہوگئے۔

تربیت کی عظیم درس گاہیں اور ادارے تیار ہوگئے۔ عمر کے اعتبار سے مرد و زن کی تربیت اور رجوع الی اللہ کے لئے تنظیمیں وجود میں آگئیں۔ خدا کی راہ میں مال قربان کرنے شاندار تحریکیں جاری ہونے لگیں۔ سالانہ جلسہ پر بین الاقوامی اجتماع کے روح پرور نظارے دیکھنے میں آتے تھے جس میں دنیاوی گرد و غبار اور زنگ سے دھل کر قلوب آسمانی نور سے منور ہوتے تھے۔ گویا قادیان ایسی بستی بن گئی جہاں کے دن ان تھک محنت سے دین حق کی خدمت کرتے گزرتے اور راتیں یادالٰہی میں بسر ہوتیں۔ یہاں کے لوگوں میں ایک ایسا رشتہ اخوت قائم تھا جس کی نظیر دنیاوی رشتوں میں نہیں ملتی۔ ہر روز روزِ عید ہر شب شبِ برات تھی۔

؎ ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیاں

آج کا قادیان

۱۹۴۷ء میں برصغیر ہندوستان تقسیم ہوا۔ جس میں پاکستان کا مطالبہ کرنے والوں کو مال و عزت جان اور وطن کی قربانی دینی پڑی۔ قادیان کو ہندوستان کی مملکت میں شامل کر دیا گیا۔ اور پنجاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا جس کی وجہ سے دونوں حصوں کی آبادی کا انخلاء شروع ہوا اور ساتھ ہی تاریخ کے بدترین فسادات اور ظلم و ستم کی خوفناک لہر اٹھ آئی۔ مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے وجود کو ختم کر دیا گیا۔ کروڑوں لوگوں کو اپنے گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا گیا اور بیشتر کو تہ تیغ کر دیا گیا۔ اہلِ قادیان کو پاکستان کے مطالبہ کی تائید کرنے کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑی۔ اس وقت کے امام جماعت احمدیہ نے احمدیت کے دائمی مرکز کو آباد رکھنے کا فیصلہ کیا۔ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی ہزاروں مساجد، دینی درسگاہیں، مزار اور مقدس مقامات اجڑ گئے۔ مگر قادیان ایک لمحہ کے لئے اپنے شعائر کی حفاظت اور آبادی سے خالی نہیں ہوا اور دینِ حق کی آواز بدستور بلند ہوتی رہی۔ اور آج تک جاری ہے۔ شروع کے چند سال انتہائی قربانیوں کے متقاضی تھے۔ غیروں کے دلوں میں نفرت تھی۔ جذبۂ انتقام بھڑک رہا تھا۔ عداوت اور دشمنی کا خوفناک ماحول تھا مگر آہستہ آہستہ حالات پرسکون ہونے شروع ہوگئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ایک حالیہ ملاقات میں میری راہنمائی کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حقائق سے آگاہ فرمایا۔

ایک ہندو لالہ ملاوامل جو حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زندگی کے آغاز کا شاہد اور حالات کا چشم دید گواہ تھا جو قادیان کا اصل باشندہ تھا اور احمدیت کے بے شمار نشانوں کو بچشم خود اور بعض نشانوں کو اپنی ذات میں پورا ہوتے ہوئے دیکھنے والا تھا تقسیم ملک کے بعد تک زندہ رہا جس کا ذکر بار بار حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب میں ملتا ہے۔ اس نے مرنے سے قبل اپنی اولاد کو نصیحت کی کہ حضرت مرزا صاحب کے خاندان کو پہلے بھی ایک دفعہ قادیان سے نکالا گیا تھا اور اس وقت ان کی واپسی کی کوئی پیشگوئی نہ تھی مگر وہ واپس آئے۔ اب دوسری دفعہ تقسیم ملک کی وجہ سے اس خاندان کو پھر قادیان سے نکلنا پڑا ہے اور اس دفعہ تو حضرت مرزا صاحب بانی جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے باعزت واپس آنے کا وعدہ بھی ہے اس لئے تم کوشش کرنا کہ کبھی بھی تمہاری طرف سے انہیں تکلیف نہ پہنچے۔

اس وقت قادیان کی آبادی تئیس ہزار کے لگ بھگ ہے جس میں احمدی آبادی ۳۰۰۰ ہے۔ رقبہ کے لحاظ سے احمدیوں کے پاس قادیان کا ۳۰ تیسواں حصہ ہے۔ جس میں بیشتر مقاماتِ مقدسہ اور شعائر واقع ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تمام جائیداد جو قبل از تقسیم ملک ان کی ملکیت تھی اب بھی ہے۔ تمام ادارے جو تقسیم ملک سے پہلے تھے وہ سب اب بھی جاری ہیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کے دفتر بدستور قائم ہیں۔ جلسہ سالانہ اور تمام مذہبی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ جس میں ہندوستان بھر کی احمدیہ جماعتوں کے علاوہ دوسرے ملکوں سے نمائندے بھی شریک ہوتے ہیں۔ قریباً تمام عمارات اور جماعتی دفاتر میں توسیع ہوئی ہے۔ دفتر نمائندین تقسیم ملک سے قائم ہے جس میں بعض اوقات ایک ایک دن میں سینکڑوں غیر مذاہب کے زائرین آتے ہیں اور ان کو پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید ملک کی عظیم شخصیتوں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ گورمکھی میں ترجمہ قرآن کریم سابق صدر بھارت ذیل سنگھ صاحب کو پیش کیا گیا موجودہ صدر صاحب کو ہندی ترجمہ دیا گیا۔ وزیراعظم صاحب کو احمدیت کا لٹریچر دیا گیا۔ مختلف صوبوں کے گورنروں کو جماعت احمدیہ کے وفود مل کر لٹریچر پیش کرتے رہتے ہیں۔ لوکل باڈی میں احمدیوں کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ میونسپل کمیٹی کی صدارت احمدی نمائندہ کو مل جاتی ہے۔

سیرۃ پیشوایان مذاہب کے جلسے باقاعدگی سے ہوتے ہیں جس میں غیر بھی شریک ہوتے ہیں اور اپنے اپنے پیشوا کی سیرت بیان کرتے ہیں۔ سیرۃ النبی ؐ کے علیحدہ جلسے بھی ہوتے ہیں جس میں غیروں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

قادیان سے مختلف اطراف میں سات سڑکیں نکلتی ہیں۔ ذرائع آمد و رفت آرام دہ اور کافی ہیں۔ شہر اور محلہ جات کی سڑکیں پختہ ہیں۔ مگر صنعتی اور تجارتی منڈیاں نہ بننے کی وجہ سے آبادی میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ اسی طرح عمارات کی تعمیر میں نمایاں تبدیلی نہیں ہوئی۔

درویشان قادیان کی بنیادی ذمہ داری شعائر اور مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت دینِ حق کی اشاعت اور پرچار ہے۔ دائمی مرکز احمدیت کا استحکام اور ترقی ہے۔ انہیں بے حد مشکلات کا سامنا ہے۔ ذرائع آمد معمولی ہیں۔ مخصوص حالات کی وجہ سے دین و دنیا کے کام پوری طرح آزادی سے کرنا مشکل ہے۔ احمدی آبادی محدود اور باقی ملک سے ایک لحاظ سے منقطع ہونے کے باعث اس کے لئے سماجی دقتیں بھی ہیں۔ رشتہ ناطہ، اعلیٰ تعلیم، حصول روزگار وغیرہ میں قدرتی طور پر ایسے ماحول میں روکیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ اس کے باوجود درویشانِ قادیان ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ ان کی زندگیاں متوکلانہ، قناعت کے جذبے سے سرشار اور احمدیت کے شاندار مستقبل پر زندہ یقین کے ساتھ، بڑی فعال، عابدانہ اور زاہدانہ ہیں۔ وہ پورے ماحول اور علاقے کے لئے ہمدردی کے مجسمے اور تمام دنیا کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں اور ہر ایک کے خیر خواہ ہیں۔

روحانی دنیا کی باتیں اہل دنیا کی سمجھ سے بالا ہوتی ہیں تمام دنیا کے احمدی ان درویشوں اور دائمی مرکز احمدیت کے لئے شب و روز دعاگو ہیں اور طویل ہجر کی گھڑیوں کو جو سالوں میں بدل چکی ہیں بڑے صبر سے گزار رہے ہیں۔ ہم درویشانِ قادیان سے التجاء کرتے ہیں:۔

؎ "جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں"

وہ وقت آتا ہے کہ قادیان کی بستی دریائے بیاس کے کناروں تک پھیل جائے گی اور ساری دنیا کی پیاس بجھانے کا سامان فراہم کرے گی۔ ہجر کے ماروں کی دعائیں مقبول ہوں گی۔

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

گولبازار۔ ربوہ

فون ۶۸۱-۶۸۲

جدید ڈیزائنوں میں زیورات خریدنے اور فروخت کرنے کے لئے تشریف لائیں۔

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز

طاہر گولڈ سمتھ

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ

فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

فون دکان ۶۴۳

فون رہائش ۷۵۶

R.C.H کی جانب سے نئے سال ۹۲-۱۹۹۱ سنہ کی نئی کتب اور کاپیاں نیز انگلش میڈیم بک بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ آپ کی خدمت میں مصروفِ عمل

رؤف برادرز

کاپی اینڈ بک ہاؤس

اقصیٰ چوک ـــــ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

بہتر تشخیص اور مناسب علاج کیلئے

دن رات سروس

جاوید میڈیکل ہال محمدی چوک

پیپلز کالونی ۲ مین روڈ فیصل آباد

ڈاکٹر قمر الدین جاوید ڈی۔یو۔ایم۔ایس رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر

فزیشن اینڈ سرجن

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور

باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

ڈے اینڈ نائٹ کار سروس

رہائش : 777

دوکان : 568

ربوہ اور ربوہ کے گردو نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ

فون گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱

هوالشافی

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز

الیاس دواخانہ

ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کیلئے تشریف لائیں

مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں

حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان ۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED

AUTHORISED DEALERS OF NATIONAL MOTORS LTD
FOR GANUINE TOYOTA PARTS.
47, TIBET CENTRE, M.A. JINNAH ROAD
KARACHI. TELE : 724606-7-9

AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں۔

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

۴۷۔ تبت سنٹر ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی ۳

فون ۷۲۴۶۰۶ - ۷۲۴۶۰۷

۷۲۴۶۰۹

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

فون ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی) کراچی

پروپرائیٹرز: میاں عبداللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مربی انچارج۔ غانا

افریقہ۔ ماضی، حال اور مستقبل

جماعتِ احمدیہ کی خدمات کی روشنی میں

افریقہ جیسے ہیروڈوٹس نے بھی ۴۵۰ قبل مسیح میں اپنے دنیا کے نقشے پر مکمل طور پر ظاہر کیا، ایشیاء کے بعد دوسرے نمبر پر سب سے بڑا براعظم ہے۔

دنیا کے ۱/۵ حصے پر محیط، اس براعظم کی آبادی دنیا کے ۱/۱۰ پر مشتمل ہے۔ اس وقت تک اس کی معلوم معدنی دولت کی بناء پر اس کو دنیا کا امیر ترین براعظم کہا جا سکتا ہے۔ اسی میں دنیا کے معدنی ذخائر مثلاً کوئلہ، پٹرولیم، نیچرل گیس، تانبا، سونا ہیرے جواہرات، باکسائٹ اور مینگنیز کا بڑا حصہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ زنک، لیڈ، کرومیم، کوبالٹ، ٹن، لوہا، ریڈیم، یورینیم اور فاسفیٹ بھی خاصی مقدار میں ملتا ہے۔

صنعتی ہیرے تقریباً صرف افریقہ میں ہی ملتے ہیں۔ مغربی دنیا میں ان کی پائی جانے والی مقدار کا تقریباً ۹۹ فی صدی صرف افریقہ ہی میں پایا جاتا ہے۔

افریقہ دنیا کی بہت با اثر تہذیبوں اور مملکتوں کا گہوارہ رہا ہے۔ ان میں مصری، ایتھوپین (جس کو پہلے ایبے سینیا کہا جاتا تھا)، مالی، سونگھائی اور گھانا کی مملکتیں قابلِ ذکر ہیں۔ اور خاص بات ہے کہ ان میں سے بعض حضرت مسیحؑ سے بھی ہزاروں سال پہلے ہو گذری ہیں۔

لیکن اس سے بھی زیادہ خاص بات یہ ہے کہ افریقہ کو یہ فخر بھی حاصل ہے کہ اس نے اسلام کی تاریخ کے ایک نازک دور میں جبکہ مکہ کے لوگوں نے اسلام کو مٹا دینے کی غرض سے صحابہ کرامؓ پر بے انتہا ظلم و ستم روا رکھے ہوئے تھے ان کو پناہ دی۔ جس صبر و تحمل سے ایبے سینیا کے نجاشی نے عرب سے آئے ہوئے مسلمانوں کی داستان الم کو سنا اور جس انصاف پسندی اور منصف مزاجی اور جرأت سے اس نے صداقت اور مساوات انسانی کی اعلیٰ اقدار کا ساتھ دیا اور جس طرح ان مظلوم اور کمزور لوگوں کی اس نے حفاظت اور مدد کی یہ تمام چیزیں اس کو دنیا میں ہمیشہ سے پیدا ہونے والے عظیم انسانوں میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔

افریقہ کا اسلام سے تعلق اس کے عظیم فرزند حضرت بلالؓ کی وجہ سے بھی ہے۔ جنہوں نے مکہ کے ظالموں کے ظلم و تشدد کو کمال صبر اور ہمت سے برداشت کیا۔ ان کو گرم ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیئے جاتے اور پھر ظالم ان پر کھڑے ہو کر ان سے پوچھتے کہ کیا اب بھی تم کہتے ہو کہ خدا ایک ہے لیکن ادھر سے پھر بھی یہی جواب ملتا ہے کہ احد، احد، یعنی بلا ریب خدا واحد ہے۔ اور انہی قربانیوں کی وجہ سے اسلام کی فتح کا وقت آیا تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا جھنڈا حضرت بلالؓ کے ہاتھ میں پکڑا کر مکہ کے سرداروں اور بڑوں بڑوں کو یہ اعلان کیا کہ جو کوئی بھی بلال کے جھنڈے کے نیچے پناہ لے گا اس کو معاف کر دیا جائے گا۔

اس طرح سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کی ابتدائی تاریخ میں ہی افریقہ نے اس اعلیٰ نصب العین کے لئے اپنے صبر، انصاف، جرأت، طاقت، برداشت، قربانی اور ایمان کا کماحقہ مظاہرہ کیا۔

اور اسی وجہ سے مسجد نبوی جس کے امام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے اس کے موذن کے طور پر آپ نے حضرت بلالؓ آف ایبے سینیا کو مقرر فرمایا۔ اس کے بعد اسلام تیزی سے افریقہ میں دور دور تک پھیلا اور وہاں مشہور زمانہ یونیورسٹیاں اور ریسرچ سنٹر قائم کئے گئے جن سے بے شمار مشہور و معروف عالم پیدا ہوئے۔ مصر کی الازہر یونیورسٹی، ٹمبکٹو کے ریسرچ سنٹر، ابن خلدون اور ابن بطوطہ جیسے عالم اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ اسلام کے افریقہ پر کیسے اثرات مرتب ہوئے اور نتیجۃً اس وقت کی معلوم دنیا پر افریقہ نے کیسے اثرات مرتب کئے۔

ان تمام باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ ایک ایسا براعظم جو کہ دنیا کے تمام براعظموں میں دوسرے نمبر پر ہے جو کہ دنیا کے ۱/۵ حصہ پر مشتمل ہے اور جس میں کسی بھی صنعتی اور ٹیکنیکی انقلاب کے لئے تمام عناصر وافر موجود ہیں اگر اس کو غلامی کی زنجیروں میں نہ جکڑ دیا جاتا تو آج اس کا آزاد دنیا میں ایک اونچا اور اعلیٰ مقام ہوتا۔ لیکن افسوس کہ اس عظیم الشان براعظم کو مغربی طاقتوں نے اس عرصے کے دوران جسے تاریخ نے "SCRAMBLE OF AFRICA" کا نام دیا ہے۔ آپس کی بندر بانٹ میں غلام بنا لیا۔

لیکن قرآن مجید نے واضح الفاظ میں بتایا ہے کہ قوموں کے مد و جزر میں ایک ایسا وقت آتا ہے جب وہ جو کمزور سمجھے جاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ اٹھا کر دنیا کے امام بنا دیتا ہے اپنی نعمتوں کے وارث قرار دے دیتا ہے

(قرآن مجید ۶ : ۲۶)

"فضل عمر" کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ وہ نہ صرف تمام دنیا میں دین حق کی تعلیمات کو پھیلانے کا موجب ہوگا بلکہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب بھی ہوگا۔ چاہے وہ جسمانی غلامی ہو یا ذہنی اور روحانی غلامی۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ اُس وقت افریقہ سے زیادہ کوئی بھی براعظم اس قسم کی بیڑیوں اور بندشوں میں جکڑا ہوا نہیں تھا۔

انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے مطابق ۱۹۲۰ء تک یہ حالت ہو گئی تھی کہ ماسوائے ایتھوپیا یا لائبیریا کے براعظم افریقہ تمام کا تمام برطانیہ فرانس پرتگال بیلجیم اور جرمنی وغیرہ یورپی حکومتوں کا غلام بن چکا تھا۔

۱۹۵۰ء میں جب غانا افریقہ کی ایک معزز شخصیت حسن عطا جماعت احمدیہ پاکستان کے بین الاقوامی ہیڈ کوارٹر ربوہ تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا اور وہ یہاں حضرت فضل عمر امام جماعت احمدیہ (الثانی) سے ملے۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے اس تقریب میں ایک تقریر کی آپ نے اس تقریر میں بلا لحاظ رنگ و نسل تمام انسانوں کی نہ صرف برابری پر زور دیا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ خوشخبری دی کہ وہ وقت بہت نزدیک ہے۔ جب تمام افریقہ آزاد ہو جائے گا۔ حالانکہ اس وقت تمام افریقہ مختلف سامراجی طاقتوں کی غلامی میں جکڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا

میں یہ نوشتہ دیوار پڑھ رہا ہوں کہ آپ کی نسل کے لئے ایک عظیم مستقبل مقدر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نسل کو ہمیشہ کے لئے نہیں چھوڑا۔ اس کی ذات کبھی ایک قوم اور براعظم کو ترقی کا موقعہ دیتی ہے تو کبھی دوسری کو۔ اس لئے آپ یقین رکھیں کہ آپ کی نسل اور براعظم کے لئے یہ شاندار موقعہ بہت قریب آ رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت)

اس تاریخی بیان اور دیگر کئی عناصر کے نتیجے میں جن میں عظمت انسانی کے متعلق انسانوں کی بڑھتی ہوئی توجہ اور ہر قوم کے لئے ترقی کے مساوی مواقع کے حصول کی جدوجہد سے سب ملکوں میں آزادی کی تحریکیں اٹھیں اور بڑھیں اور آخر کار نو آبادیاتی نظام کے زوال کا باعث بنیں۔

نوعِ انسانی کی مساوات کے متعلق حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

"جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم (اور جب میں ہم کہتا ہوں تو میرا مطلب ہوتا ہے کہ میں اور جماعت احمدیہ کے وہ تمام افراد جو میری اتباع میں ہیں) دنیا کے تمام انسانوں کو برابر سمجھتے ہیں۔ انسان ہونے کے ناطے ہم سب ہر رنگ میں برابر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو ایک جیسی قوتوں سے نوازا ہے۔"

اس ارشاد کی اس وقت کے ملک گولڈ کوسٹ میں وسیع پیمانے پر اشاعت کی گئی اور آزادی کی لہر جو تھوڑی ہی دیر پہلے اس ملک میں اٹھی تھی اس نے اس کے اندر ایک نئی روح پھونک دی۔

اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ محض ایک اتفاقی بات نہ تھی کہ غانا ہی وہ پہلا ملک تھا جو براعظم افریقہ میں آزادی کی نعمت سے فیضیاب ہوا اور نہ ہی یہ ایک اتفاقی امر تھا کہ غانا کے بعد جلد ہی تمام براعظم افریقہ کے باقی ممالک بھی یکے بعد دیگرے آزاد ہو گئے اور اس وقت صورت یہ ہے کہ صرف جنوبی افریقہ ایک ایسا ملک باقی رہ گیا ہے جس پر ہالینڈ کے رہنے والے افریکانرز نے نسل پرستی کا مکروہ اور گندہ نظریہ تھوپ رکھا ہے اور وہ ملک ابھی تک آزادی کے لئے تگ و دو میں مصروف ہے۔ اب پیرا سٹرائیکا کا نظریہ عام ہونے کی وجہ سے جنوبی افریقہ کی سفید فام اقلیت نے جو کمیونزم کا ڈراوا مغربی ممالک کی امداد حاصل کرنے کے لئے عام کر رکھا تھا اس کا اثر بھی ختم ہو گیا ہے۔ نوبل پرائز یافتہ آرچ بشپ ڈیسمنڈ ٹوٹو کا کہنا ہے کہ مشرقی یورپ میں کمیونزم کے زوال نے جنوبی افریقہ میں نسل پرستی کو ختم کرنے کی جدوجہد کو تیز تر کر دیا ہے۔

لیکن کیا واقعی آزاد ہونے کے لئے کسی ملک یا براعظم کا سیاسی طور پر آزاد ہو جانا کافی ہے؟ نہیں بہرحال اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رالعہ زری ہاؤس

PHONE : ۶۱۶۴۷۴

سلمہ ستارہ اور کڑھائی کا بہترین مرکز
نیز مشینی کڑھائی کا بھی بہترین
کام کیا جاتا ہے

گلی نمبر ۵۔ انار کلی بازار
فیصل آباد

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

DWARFISHNESS COURSE	۱۰/-	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	۳۵/-	بول بستری کورس
MITTI CHHOURE COURSE	۲۰/-	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	بے بی گروتھ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	۱۰/-	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
تین صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۶۰۶ / ۷۷۱

ہوالشافی

اولاد ——— ایک فطری خواہش

بے اولاد مرد و زن کیلئے "خصوصی ہومیو جرمنی کورس"
——— خدا کے فضل سے مؤثر علاج ———

اس کے علاوہ پرانی اور پیچیدہ امراض کیلئے پاکستانی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی سیل بند ادویات مناسب اور رعائتی نرخ پر حاصل کرنے کیلئے

عزیز ہومیوپیتھک سٹور
یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ
فون: ۴۱۴

دل کے والو بند ہوں۔ موتیا بند۔ ہائی بلڈ پریشر اور دیگر دیرینہ اور پیچیدہ امراض کے لئے

ڈاکٹر بشیر احمد

ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس آر۔ ایچ۔ ایم۔ پی
فون نمبر رہائش ۴۷۶۶۲
کلینک۔ ۲۲۲/سی بٹالہ کالونی براستہ لودھی چوک۔ فیصل آباد

روزنامہ الفضل اور ہفت روزہ لاہور کے تقسیم کنندگان۔ نیز اخبارات، رسائل اور کتب کے ڈسٹری بیوٹر

فرزانہ لائبریری

فون ۶۵۴۲۰

۱۶۳۱۔ صدر بازار راولپنڈی کینٹ

پاکستان کے مانچسٹر فیصل آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت میں منفرد اور با اعتماد نام

NASA

ہمارا تعاون یقیناً آپ کے مسائل کو حل کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔

ناسا اسٹیٹ ڈویلپرز اینڈ بلڈرز فیصل آباد
فون: آفس ۴۴۲۸۶، ۴۷۰۹۲
رہائش: ۴۳۱۱۵
طالبِ دعا: سہیل مشتاق

WITH COMPLIMENTS

فون ۳۲۲۴۹۳

○ ——— ڈیزائنر
○ ——— بلڈرز
○ ——— فرنیشرز
○ ——— فرنیشنگ فیبرکس

میسرز ووڈ مین

پرائیویٹ لمیٹڈ

فورٹریس سٹیڈیم لاہور چھاؤنی

ہم آن ملیں گے متوالو!
بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

ہم افرادِ خاندان شیخ محمد شریف صاحب عزیزم عمر افتخار اور حارث اعجاز کی درازیٔ عمر نیک، صالح اور خادمِ دین ہونے کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

محتاجِ دُعا

شیخ نثار احمد۔ سمن آباد۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں انگریزی تعلیمی پالیسی کے خالق لارڈ میکالے نے اپنے مشہور زمانہ فروری ۱۹۳۵ء کے بیان میں کہا تھا کہ ہندوستان میں انگریزی تعلیم کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ایک ایسے لوگوں کا طبقہ پیدا کیا جا سکے جو گو نسل و رنگ کے لحاظ سے تو ہندوستانی ہی ہوں لیکن مزاج خیالات اخلاق اور ذہن و دماغ کی ماہیت کے لحاظ سے انگریزی ہوں۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ جو بات ہندوستان کے لئے صحیح تھی وہی بات افریقہ پر بھی صادق آتی ہے۔ غیر ملکی سیاسی تیکنیکی۔ تہذیبی غلبے کے نتیجے میں افریقہ کے باشندے صرف رنگ اور نسل میں تو افریقن کہے جاسکتے ہیں ورنہ مزاج خیالات اخلاق اور ذہن و دماغ میں وہ مکمل طور پر مغربی تہذیب میں رنگے گئے ہیں اس لئے اگرچہ افریقہ کی سیاسی غلامی سے آزادی بھی بہت اہم تھی لیکن اس سے بھی بڑھ کر اب براعظم افریقہ کو اس ذہنی غلامی سے آزادی دلانا بہت اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اور آزادی کا یہی پہلو ہے جس کے متعلق احمدیہ جماعت نے شروع ہی سے تشویش کا اظہار کیا اور زیادہ توجہ دی۔

ریورینڈ جے۔ سپنسر ٹرمنگھم نے تسلیم کیا ہے کہ

"افریقہ میں عیسائیت کا استحکام بطور ایک سماجی ادارے کے ہے۔"

اس نے اس بات کو بھی قطعاً چھپانے کی کوشش نہیں کی کہ نوآبادیاتی طاقتوں نے ایک پالیسی کے طور پر جان بوجھ کر افریقہ کے مسلم علاقوں کی ترقی نہیں ہونے دی جبکہ انہوں نے عیسائی علاقوں کو ترقی کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"آزادی سے پہلے کے انگریز حاکموں کی پالیسی کی وجہ سے جنوب کے لوگوں کی غیر معمولی ترقی اور شمال کے لوگوں کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں فرق غیر معمولی ہے۔"

(دی کرسچین چرچ اینڈ اسلام ان افریقہ)

اس قسم کی پالیسی کے آزاد افریقہ پر خطرناک اثرات کا اندازہ لگانا کسی کے لئے بھی مشکل نہیں اس قسم کی ناہموار ترقی جس نے براعظم کے لوگوں کے ایک حصے کو پسماندہ رکھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ ہر قسم کے مفید روزگار سے محروم رہ گئے۔ اور اس امر نے ایسی بدگمانیاں اور شبہات کو جنم دیا کہ افریقہ کی بیشتر حکومتوں کا استحکام ہی خطرے میں پڑ گیا۔ اس موقعہ پر احمدیت نے آگے بڑھ کر اس رویے اور رجحان کو بدلنے کے لئے کام شروع کیا اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سکول کھولنے شروع کئے جن میں داخلہ گو سب کے لئے تھا لیکن مسلمانوں کو خاص طور پر ان اداروں سے فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کی اس خدمت کے متعلق غانا کی حکومت کے سربراہ فلائٹ لیفٹیننٹ جے۔ جے۔ رالنگز۔ چیئرمین پی۔ این۔ ڈی۔ سی جیسے شخص نے بھی اعتراف کیا۔ انہوں نے فرمایا۔

"گھانا میں تعلیم کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس جماعت نے ہمارے نوجوانوں کو ذہنی اخلاقی اور روحانی طور پر قابل قدر شہری بنانے کے لئے اپنے عزم صمیم کا بہت اعلیٰ مظاہرہ کیا ہے۔"

اور بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت کرتا رہے) نے اپنے ۱۹۷۰ کے دورۂ افریقہ کے بعد نصرت جہاں (خدمت خلق) سکیم جاری کی۔ اس سکیم کے اجراء پر افریقہ کے مختلف ممالک میں کئی سیکنڈری سکول، ہسپتال اور ہیلتھ سنٹر کھولے گئے۔

غانا کے سربراہ مملکت نے جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کی ۱۹۹۰ء میں ہونے والی تقریبات میں فرمایا۔

"احمدیہ مشن کی ترقی پذیر اور زبردست پالیسیوں کی وجہ سے اس مشن نے تعلیم، صحت اور زراعت کے میدانوں میں ہماری قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستانی ہندوستانی اور غانا کے واقفین نے اس تمام کام کو انتہائی محنت اور جاں فشانی سے سرانجام دیا۔ اس لئے یہ ایک نہایت مناسب موقعہ ہے کہ اس خدمت کا آغاز کرنے والوں کی جانفشانیوں اور قربانیوں کو جذبۂ تشکر اور ستائش کے ساتھ یاد کیا جائے۔ دین حق چونکہ بنیادی طور پر امن اور محبت کا مذہب ہے اس لئے احمدیہ جماعت نے تمام براعظم افریقہ میں نہ صرف اپنے مذہب کو پہنچایا ہے بلکہ اس کا عملی طور پر بھی نمونہ پیش کیا ہے۔"

اس سلسلے میں بھی ایک دفعہ پھر ہم غانا کے سربراہ مملکت کے الفاظ ہی آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"یہ بات کمال خوش آئند اور اطمینان بخش ہے کہ احمدیہ مشن نے دوسرے تمام مذاہب اور نقطہ ہائے نظر کے ساتھ رواداری اور پر امن بقائے باہمی کی پالیسیوں پر عمل کیا ہے سب سے پہلے مذہبی تنظیموں میں سے احمدیہ مشن نے ہی گھانا میں کونسل آف ریلیجنس قائم کرنے کی سفارش کی تھی۔ مقام خوشی ہے کہ اب یہ کونسل قائم کر دی گئی ہے۔

آج کل کے زمانے میں جبکہ مذہبی تعصب نے دنیا کے بعض حصوں میں تفریق ڈال دی ہے اور یہ عدم رواداری لڑائی جھگڑوں کا موجب بنی ہوئی ہے اور جس کے نتیجے میں تشدد اور نفاق کی ایک لہر دنیا میں آئی ہوئی ہے۔ ایسی تنظیم کا قیام بہت اہم اور لازمی ہو گیا ہے، اور ایسی تنظیم کے قیام سے اس ملک میں مذہبی رواداری اور ہم آہنگی کو پھیلانے میں بہت مدد ملے گی۔"

اس امر کو بیان کرتے ہوئے کہ احمدیوں نے اللہ کی ذات کا اظہار کرنے کے لئے عاجزی، عبادت، تزکیہ نفس اور جو کچھ سچ ہے اس کا پوری جرأت سے دفاع کرنا، جیسی خصوصیات کا اظہار کیا ہے۔ وہ یہ نہایت اہم بات بیان کرتے ہیں:

"میں پورے یقین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ احمدیہ جماعت کے ارکان ہمارے ملکوں کے ذمہ دار شہری اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی رضا کے پورے اخلاص سے تلاش کرنے والوں کے طور پر اپنا سر فخر سے بلند کر سکتے ہیں۔ وہ ایک ایسی مذہبی جماعت ہیں جو کہ خاندانی زندگی، صحت، تعلیم اور تجارتی اخلاق کے متعلق سوالات کے جواب ڈھونڈنے کی ضرورت کو صحیح طور پر سمجھتے ہیں۔"

اور یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ غانا کے صدر مملکت نے احمدیہ اور احمدیوں کے متعلق جو باتیں بیان کی ہیں ان کی بازگشت افریقہ کے باقی تمام ملکوں کے حکومتی اداروں میں بھی سنی جاسکتی ہیں اور اس بات کا ثبوت انگلستان میں اسلام آباد ٹلفورڈ کے مقام پر ۱۹۸۹ء میں ہونے والے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں مشرقی اور مغربی افریقہ کے مختلف ممالک کے وزراء اور نمائندگان کی تقاریر سے مہیا ہوا جب انہوں نے اپنے ملک کی ترقی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں پر جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔

بین الاقوامی جماعت احمدیہ کے موجودہ امام (الرابع) حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ۱۹۸۸ء کے مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورہ کے بعد ایک نئی سکیم کا اجراء فرمایا جس کے تحت تمام دنیا کے احمدی ماہرین افریقہ کے بھائیوں کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کریں گے۔ تاکہ وہ نہ صرف افریقہ کی تیز تر ترقی کے لئے اپنے افریقن بھائیوں کو اپنی صلاحیتیں پیش کریں بلکہ افریقن حکومتوں کو عملی طور پر دکھائیں کہ دیانت اور قربانی کی روح کے ساتھ کام کرنے سے افریقہ ترقی کے میدانوں میں ابھر کر سامنے آسکتا ہے۔ اور اس سلسلے میں کئی لوگوں نے اپنے محبوب روحانی امام کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں احمدیہ جماعت ایک دفعہ پھر اپنی خدمت اور قربانی سے ثابت کر دے گی کہ وہ اس براعظم کے لوگوں کے خیالات اور اعمال میں انقلابی تبدیلیاں لاکر ان کے جسمانی، سماجی، اخلاقی اور روحانی حالات کو ایک خوشگوار اور مفید راستے پر ڈالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج۔ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴، ربوہ فون ۹۰۶
لاہور، قلعہ کالروالہ، ملتان، کراچی

ہر قسم کے چاول کی خرید و فروخت
کیلئے
ہماری خدمات حاصل کریں
میاں محمد یعقوب سنز
رائس مرچنٹ
بالمقابل مسجد اہلحدیث۔ منٹگمری بازار
فیصل آباد
فون ―― ۶۱۰۱۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب جماعت کو سالِ رواں مبارک ہو

منجانب: شیخ رحمت علی

بانی: شیخ محمد بشیر

قائم شدہ ۱۹۵۳ء

بشیر اینڈ کمپنی

اعظم کلاتھ مارکیٹ
۵۔ خواجہ بازار سفینہ بلاک
لاہور
۳۲۲۰۷۷

شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون
دکان: ۶۴۹
رہائش: ۸۴۱

سرکن دی اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار و داہ، چیچک وغیرہ کیلئے کیور یٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ڈرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر وسمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔)

لاہور: ـــــ پاکستان میڈیکوز۔ لوئر مال
کراچی: ـــــ شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر 5 لانڈھی
فیصل آباد: ـــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
راولپنڈی: ـــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: ـــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
رحیم یار خان: ـــــ رحمٰن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاھور
کراچی
ھیڈ آفس: ربوہ فون: ـــــ ۷۷۱، ۶۰۶

سونے کی بہترین ورائٹی کا مرکز
طاھر گولڈ سمتھ
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
فون دکان ۶۴۳
فون رہائش ۷۵۶
فینسی اور پائیدار زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

Visit

BOBBY
Shoes

Ladies
Softees
and
Chapples

FOR:
* Children shoes of All Kinds
* Garments Ph:- 876598
* Toys Ph:- 876598
* JEWELLERY

20/C D-1
LIBERTY MARKET Ph:- 876269
GULBERG III LAHORE (Pakistan)

Visit

CLIFTON
Shoes

For
GENTS SHOES OF ALL KINDS

3/25 COMMERCIAL ZONE
LIBERTY MARKET Ph:- 875730
GULBERG III LAHORE (Pakistan)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

رکھتا ہے آپ نے قانون کا امتحان پاس کرنے کا ارادہ کیا تاکہ مخلوق خدا کی مدد کر سکیں لیکن اس ارادہ کو ترک کر دیا۔ آپ نے سیالکوٹ سے واپس آکر عملاً فیصلہ کر لیا کہ بقیہ زندگی خدمت دین میں بسر کریں گے اور اسی طرف آپ نے تمام تر توجہ مبذول کر دی۔ چنانچہ آپ کے والد صاحب نے ایک جگہ ملازمت کے لئے کوشش کی تو جواب دیا مجھے نوکری کی کوئی ضرورت نہیں میں نوکر ہو چکا ہوں۔ آپ کا یہ جواب سن کر والد ماجد نے بھی اس جذبہ کو سراہا اور اس امر کا اظہار کیا کہ ہم نے تو اپنی زندگی ایسے ہی دنیاوی دھندوں میں گنوا دی۔ اصل کام تو یہی ہے جو یہ کرنے کا ارادہ لئے ہوئے ہے۔

والد ماجد کی وفات

آپ ان دنوں لاہور گئے ہوئے تھے وہاں اللہ تعالےٰ نے والد ماجد کی وفات کے متعلق خواب میں ظاہر فرمایا کہ ان کا وقت قریب ہے۔ تب آپ فوراً ہی لاہور سے قادیان پہنچے انہیں مرض زحیر میں مبتلا پایا لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن فوت ہو جائیں گے۔ کیونکہ مرض کی شدت کم ہو گئی تھی۔ چنانچہ آپ کے والد ماجد اسی دن غروب آفتاب کے بعد وفات پا گئے اور وصیت کے مطابق بیت اقصیٰ قادیان کے ایک گوشہ میں تدفین ہوئی۔

مقدمہ ڈاکخانہ

۱۸۷۷ء میں امرتسر کے ایک عیسائی رلیا رام وکیل نے آپ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کر دیا۔ محض اس وجہ سے کہ ڈاکخانہ کے قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک مضمون کے پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ اس قانونی جرم کی سزا پانچ سو روپیہ جرمانہ یا ۶ ماہ کی قید تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت آپ پر ظاہر فرما دیا کہ:-

"رلیا رام نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس کر دیا ہے۔"

یہ اسی مقدمہ کی طرف اشارہ تھا جس کا فیصلہ ایک نظیر ہے۔

آپ کو اس مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور طلب کیا گیا وکلاء نے مشورہ دیا کہ اس مکتوب کے رکھنے سے انکار کر دیا جائے اس کے سوا خلاصی کی کوئی راہ نہیں لیکن حضور نے یہی جواب دیا کہ میں کسی صورت میں راستی کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چنانچہ عدالت میں اظہار کر دیا کہ یہ خط میرا ہی ہے لیکن یہ ذاتی نہیں بلکہ مضمون کا حصہ ہی ہے۔ حاکم کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور مدعی کے وکلاء کی طرف سے دباؤ کے باوجود حاکم نے آپ کے اظہار کو درست قرار دیتے ہوئے بری کر دیا۔

نواب سردار محمد حیات خان صاحب جج کی معطلی پر بحالی کی بشارت

انہی ایام میں آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب نے نواب سردار محمد حیات خان صاحب کے لئے جو گورنمنٹ کی طرف سے کسی الزام میں معطل کئے گئے تھے اور زمانہ معطلی لمبا ہونے کے باعث گوناگوں مشکلات میں مبتلاء تھے آپ کو ان کے لئے دعا کے لئے کہا جب آپ نے دعا کی تو خواب میں آپ کو دکھایا گیا کہ نواب صاحب آپ کے سامنے ہیں اور آپ انہیں کہہ رہے ہیں۔

تم کچھ خوف مت کرو خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور تمہیں نجات دے گا۔

چنانچہ باوجودیکہ ملازمت پر بحالی بظاہر حالات محال نظر آتی تھی وہ اپنی ملازمت پر بحال کئے گئے۔

بالآخر خلاصہ یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے آپ ابتدائی عمر میں ہی دینی کتب کے مطالعہ میں مصروف رہتے اور تمام مذاہب کا تقابل فرماتے رہے۔ اپنے والد صاحب کی زندگی میں عرصہ قیام سیالکوٹ میں بھی عیسائی پادریوں اور ہندوؤں سے بحث و مباحثہ جاری رکھتے والد صاحب کی وفات کے بعد جب آپ کے گھریلو معاملات کا انصرام بڑے بھائی کے ذمہ ہوا تو سارا وقت ہی دینی موضوعات پر مضامین لکھ کر مختلف رسالہ جات میں شائع کرنے کے لئے بھجواتے۔ لیکن یہ صورت زیادہ مفید نہ پا کر دین حق کی دیگر مذاہب کے مقابل پر صداقت اور افضلیت کے ثابت کرنے کے لئے براہین احمدیہ کی تصنیف کا ارادہ فرمایا۔ جس میں قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور افضلیت کے ایسے زبردست دلائل دیئے کہ غیر مذاہب سے کوئی بھی ان کے مقابلہ کے لئے باوجود آپ کی طرف سے اس زمانہ میں دس ہزار روپیہ خطیر رقم کے انعامی چیلنج کے اس کے جواب کی جرأت نہ کر سکا۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے قائم کردہ سلسلہ کی ترقی اور غلبہ کے زیادہ سے زیادہ ایام ہم سب کو دکھائے اور آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر صحیح طور پر ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو تا ابد کاربند رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

بقیہ: صفحہ ۱۱ سے آگے

نمائندوں یعنی واقفین نو کو کم از کم تین زبانیں سیکھنی ہوں گی اور چوتھی بات یہ کہ لڑکیوں کے لئے بھی اعلیٰ تعلیم اسی طرح ضروری قرار دی گئی جس طرح لڑکوں کے لئے۔ اس ضمن میں آپ نے فرمایا:-

"ایسی بچیوں کو تعلیم کے میدان میں آگے لائیں۔ علمی کام سکھائیں۔ تا وہ قوم اور جماعت کی خدمت احسن طور پر کر سکیں، اللہ نے چاہا تو یہ ایک مثالی تعلیمی اور تربیتی پروگرام ہو گا اور جو اس سے مستفید ہوں گے وہ بانی سلسلہ احمدیہ کی خواہش کے مطابق علم و معرفت میں کمال حاصل کر کے سچائی کے نور، دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔

الغرض حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے جماعت کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ چاہا کہ ان کا تعلیمی مرکز و محور قرآن کریم ہو۔ وہ قرآن کے گرد گھومیں اور یہی ان کا کعبہ ہو۔ آپ نے جماعت کے سامنے تعلیمی ہدف علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا رکھا اور آپ نے تعلیمی پروگرام میں سب سے زیادہ تشکیل کردار اور صحیح تربیت پہ زور دیا۔ اور اسی طرح آپ نے ایک جامع تربیتی اور علمی پروگرام پیش کیا جس میں علم کے حصول کو ہی کافی نہ سمجھا گیا بلکہ علم کے ساتھ معرفت میں کمال حاصل کرنا ضروری گردانا گیا۔ یہ وہ نقشہ ہے جو حضور کے ارشادات کے مطابق ترتیب دیئے گئے پروگراموں سے ابھرتا ہے۔ حضور کی ایک نصیحت پہ اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

زہر فاضلے بہرہ گیر اے جوان
بعقل و ادب باش پیرا اے جواں!

(اے جوانمرد ہر عالم سے فائدہ اٹھا اور عقل و ادب کی رو سے اے جوان تو بزرگ بن جا)۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

حبوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	**زدجام عشق خاص** قیمت ۵۰۰ روپے	**تریاقِ معدہ** خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	**روشن کاجل** آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دوائوں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	**شباب آور موتی** قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	**راحتِ جان** تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	**سُرمہ جواہر** مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریِن قیمت ۲۰ روپے	**سونے چاندی کی گولیاں** قیمت ۲۰۰ روپے	**شربت صدر** نزلہ زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	**تریاقِ بواسیر** خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ وجنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ — پوسٹ بکس نمبر ۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Shahtaj Sugar

is equally Sweet to Sugarcane Growers, Workers, Consumers and Shareholders

Fruits of success taste even sweeter when shared.
Sugarcane growers of our area get the best value for their crops at Shahtaj.
Our workers are happy that their toil and sweat turn to sweet bonuses.
Our consumers relish the richness of our product.

Above all the Shahtaj sugar-pot is yielding even sweeter dividends to its shareholders.

SHAHTAJ

Shahtaj Sugar Mills Limited

Mills: Mandi Bahauddin, (Dist. Gujrat). Phones: 3796, 3797 Fax: 2768
Head Office: 39/A Zafar Ali Road, Gulberg-V, Lahore Ph: 877001-3 Fax: 871904.
Regd. Office: 19, West Wharf, Karachi. Phone: 200146-50.

adcom